



اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰىكَ وَعَلٰى اٰلِكَ اَمَّآةٍ كَسَيِّدِيْ يٰرَسُوْلَ اللّٰهِ

گجرات  
پاکستان

ماہنامہ  
**اجلاسِ سنت**  
چیف ایڈیٹر: محمد مسعود قادری

**INTERNATIONAL**

شوال المکرم 1432ھ بمطابق ستمبر 2011ء

مسلمانانِ عالم کو 7 ستمبر 1974ء مبارک ہو، اس دن قادیانی آئین میں غیر مسلم اقلیت قرار پائے

دارالافتاء

سَاطِنَةُ مُصَافِي  
دَارُ هَلِكَةِ كِبَرٍ

حکیم الامت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد یار خان نعیمی

درسِ حدیث

مسلمان پر لعنت  
کرنا جائز نہیں

مولانا محمد فضل غنی قادری اشرفی

درسِ قرآن

علم  
کی فضیلت

حضرت علامہ مولانا عبدالرشید قادری ضوی

اداریہ

اعام احمد رضا  
اور  
ریمرز انیسٹ

ضرب النعال  
علی رؤس الجبرمال

مولانا شہزاد احمد جعفری

آقا صلی علیہ وسلم

حسینوں میں حسین ایسے  
کہ محبوبِ خدا ٹھہرے

محمد شفقت علی ہرول

# حسن ترتیب

صفحہ: 8

نعت فخر موجودات

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

صفحہ: 4

اداریہ  
امام احمد رضا  
اور  
رہ قادیانیت

صفحہ: 3

حمد و نعت

فیض رسول فیضان  
محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

صفحہ: 14

دارالافتاء  
سلاطین مصطفیٰ  
در ملک کبریا

حکیم الامت حضرت علامہ الانام علی احمد باری نجفی

صفحہ: 12

درس حدیث  
مسلمان پر لعنت  
کرنا جائز نہیں

مولانا محمد فضل غنی قادری اشرفی

صفحہ: 9

درس قرآن  
علم کی فضیلت

حضرت علامہ مولانا عبد الرشید قادری مدنی

صفحہ: 26

ضرب النعال  
علی رؤس الجبرال

مولانا شہزاد احمد مجذبی

صفحہ: 23

غلامی پا  
نافرمانی

محمد اویس عطاری

صفحہ: 21

آقا مصطفیٰ علیہ السلام  
حسینوں میں حسین ایسے  
کہ محبوب خدا ٹھہرے

محمد شفقت علی ہرل

صفحہ: 40

نعت شریف

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: دفتر مآلہمہ "اہلسنت" الجامعۃ الاشرفیہ علی بحیرہ کرنی گجرات



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَلَّمَ تَحْقِيقَ كَاشَاكَ رِشَادًا رَحِيمًا

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَالِيكَ وَأَصْحَابِكَ سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

کجرات  
پاکستان

ماہنامہ  
اجلاسِ سنت

INTERNATIONAL

شوال المکرم 1432ھ بمطابق ستمبر 2011ء

تختِ مقامِ مصطفیٰ کا نقیب  
اور  
نفاذِ نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہدار

شیخ الحدیث والفتویٰ مفتی محمد اشرف قادری محدث بنی کلبی

سرپرست  
اعلیٰ

شیخ المشائخ حضورِ اجماعِ مسلم قادری مدظلہ

بفیضانِ نظر

مُشَاوَرَت

مفتی محمد معروف بھانی  
صاحبزادہ محمد عبداللہ جیلانی  
علامہ محمد عبدالرحمن قاسمی  
ماہِ منجج رسولِ اقدس قادری

معاونین

علامہ محمد فضل عینی قادری  
علامہ خالد محمود قادری  
علامہ اصغر علی قادری  
علامہ محمد اعظم قادری اشرفی

قانونی مشیر

چوہدری غلام رسول ایڈووکیٹ

چیف ایڈیٹر

محمد مسعود قادری

ایڈیٹر

محمد بسیل اعظمی

0333-8403147

0313.9292373

E mail

azmi@qadriaashrafia.com

معاون خصوصی

پروفیسر محمد زید الحق کعبی

کیلیگرافی

محمد خالد قادری اشرفی

E mail

khalid@qadriaashrafia.com

عرشِ امداد

U.K  
20 پاؤنڈ سالانہ

U.S.A  
40 ڈالر سالانہ

قیمت فی شمارہ  
20 روپے

زر سالانہ  
240 روپے

100 درہم سالانہ

پبلشر محمد مسعود قادری (پرنٹر) سیماں تیمو مقام اشاعت الجامعۃ الاشرفیہ علی مسجد کرمی گجرات

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: دفتر ماہنامہ ”اجلاسِ سنت“ الجامعۃ الاشرفیہ علی مسجد کرمی گجرات

نوٹ: ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

# حمد و نعت

جو نظر آئی رسول دوسرا کی مرضی  
حق تعالیٰ کی بھی آخر وہی ٹھہری مرضی

اُن کے مقام، اُن کی حقیقت کو پاسکے  
ممکن نہیں، ہزار کرے کوششیں خرد

اُن کے وسیلہ سے جو نہ کی جائے گی دُعا  
ہوگی وہ بارگاہِ خدا میں ہمیشہ رُڈ

ہو کر وہ کلمہ گو، کرے توبینِ مصطفیٰ  
اس سے زیادہ اور نہیں کوئی کام بد

جو بات آپ نے کہی، ہر عہد میں ہے خوب  
فرمانِ مصطفیٰ ہے بہ ہر دور مستند

دُنیا میں بھی نواز رہے ہیں علی الدوام  
اُمت کی حشر میں بھی وہ فرمائیں گے مدد

طارق ہے طالبِ کرم خاصِ مصطفیٰ  
اس جیسا کل جہان میں کوئی نہیں ہے بد

وہی مولا کی مشیت وہی آقا کی رضا  
ہستیاں دو ہیں مگر دونوں کی ساجھی مرضی

خالق نور نے فیضانِ اُسے چکایا  
جس نے سرکارِ پُر انوار کی مانی مرضی

محرم عبدالقیوم طارق سلطانپوری

فیض رسول فیضان

# امام احمد رضا اور رد قادیانیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ماہ ستمبر کی آمدان ہزاروں اسیرانِ وفا اور شہیدانِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی یاد تازہ کرتی ہے جنہوں نے ناموسِ رسالت کی حفاظت اور تحفظِ ختمِ نبوت کی خاطر ۱۹۵۲ء سے لیکر ۱۹۷۳ء تک اپنی جانوں کے نذرانے خندہ پیشانی سے پیش کئے، جس کے نتیجے میں بالآخر ۷ ستمبر ۱۹۷۳ء کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے مرزا غلام احمد قادیانی کذاب اور اس کو نبی، مجدد ماننے والوں کو غیر مسلم (کافر) قرار دیا۔ عقیدہ ختمِ نبوت قرآن و سنت کی روشنی میں:

قرآن کریم میں متعدد ایسی آیات کریمہ موجود ہیں جن میں نبی رؤف رحیم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا اعلان صاف اور واضح الفاظ میں موجود ہے۔ مثلاً

”مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ط۔“ (”الاحزاب“: ۴۰/۳۳)

”محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے (آخری نبی)۔“ (کنز الایمان)

خود آقا و مولیٰ سید عالم ﷺ نے بھی بہت واضح الفاظ میں اس امر کی پیشین گوئی فرمائی ہے:

”سبأتی من بعدی ثلاثون دجالون کلهم يدعی النبوة الا انه لانبی بعدی۔“

”میرے بعدتیس (۳۰) جھوٹے دجال آئیں گے، یہ سب نبوت کا دعویٰ کریں گے، خبردار رہنا (ان کی باتوں میں نہ آنا) اب میرے

بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔“

**فتنہ افکار نبوت:**

سب سے پہلے نبوت کے ان جھوٹے دعویداروں کے خلاف علمِ جہاد، جس ذاتِ گرامی نے بلند کیا وہ اصدق الصادقین سداً لاتقیاء، افضل الخلائق بعد الانبیاء، یارِ غار رسول، خلیفۃ الرسول بلا فصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پھر انہی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہر عہد میں علمائے راسخین فی العلم، اولیاءِ کاملین اور مومنین اولوا الامر نے ان دجالوں کے خلاف قلمی اور سنی جہاد جاری رکھا اور ان کا قلع قمع کیا۔

**تخذیر الناس اور مرزائیت:**

برصغیر پاک و ہند میں حضور اکرم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے انکار اور عقیدہ ختم نبوت سے انحراف کا فتنہ پہلی بار اس وقت منظر عام پر آیا جب مولوی احسن نانوتوی (م ۱۳۱۲ھ / نومبر ۱۸۹۴ء) نے قیام بریلی کے دوران جب کہ وہ حکومت برطانیہ کی ملازمت میں تھے (۱۸۵۱ء تا ۱۸۶۰ء) اثر ابن عباس کی بنیاد پر اپنے اس عقیدہ کا واضح تحریری اعلان شائع کیا کہ:

”اللہ کے حبیب ﷺ کے علاوہ بھی ہر طبقہ زمین میں ایک خاتم النبیین اور ”محمد“ موجود ہیں۔“  
امام الاقنیا علامہ نقی علی خاں علیہ الرحمۃ (والد ماجد امام احمد رضا) نے احسن نانوتوی کی سخت گرفت فرمائی اور ایسے عقیدہ والے کو گمراہ اور بدترین قرار دیا۔ علماء بریلی، بدایوں، رامپور، شمول علامہ مفتی ارشاد حسین فاروقی رامپوری علیہ الرحمۃ، استاد مولوی احسن نانوتوی نے علامہ نقی علی خاں علیہ الرحمۃ کے فتویٰ کی تائید کی۔ جب کہ احسن نانوتوی کے قریبی رشتہ دار مولوی قاسم نانوتوی نے جو مدرسہ دیوبند کے انتظامیہ میں وہابیہ کے غلبہ کے بعد اس مدرسہ کے مہتمم ہوئے، ان کی حمایت میں ”تخذیر الناس“ نامی کتاب تحریر کی اور وہ اپنے عزیز کی حمایت میں اس قدر بڑھ گئے کہ انہوں نے یہاں تک لکھ دیا:

”سوعوام کے خیال میں رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقام مدح میں ”ولکن رسول اللہ خاتم النبیین“ اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔“

پھر دوسری جگہ تحریر فرمایا:

”اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔“

یہی وہ دل آزار تشریح ہے جس نے انیسویں صدی کے آخری دہائی میں ملت اسلامیہ ہند میں تفرقہ ڈالا اور ایک نئے فرقے کو جنم دیا۔ جسے مرزائیت یا قادیانیت کے نام سے پکارا گیا۔

مرزائیت یا قادیانیت کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ وہ ۱۸۳۶ء میں بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان میں پیدا ہوا اور ۱۹۰۸ء میں لیٹرین میں مرا۔ اس مرزا قادیانی نے انگریزوں کے ایمپرا ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ جھوٹ اور چرب زبانی کے ذریعے انگریزوں کے مشن کو خوب پروان چڑھایا۔ اور انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے کو حرام قرار دیا اور انگریز کی حمایت میں بقول مرزا اتنی کتابیں لکھیں کہ جن سے کم و بیش پچاس الماریاں بھر جائیں۔ اس دجال نے (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام و نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی خوب جی بھر کر توہین کی۔ (مطالعہ کریں ماہنامہ لانا نبی بعدی ستمبر ۲۰۰۴ء بکواسیات مرزائے قادیانی لعنۃ اللہ علیہ)  
مرزا قادیانی اپنی جھوٹی نبوت کے لئے مولوی قاسم نانوتوی کا زندگی بھر مشکور رہا کہ جس نے ”تخذیر الناس“ میں کفریہ عبارت لکھ کر اس کی مدد کی۔

اس موقع پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی نے ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۵ء میں ایک استفتاء مدینہ طیبہ اور مکہ المکرمہ کے علماء کی خدمت میں بھیجا تھا جن میں قادیانی کے علاوہ دیوبند کے چند علماء کی دل آزار عبارات بھی شامل تھیں جن کے بارے میں سوال تھا کہ یہ کفریہ ہیں یا نہیں اور ان کے قائل پر اور محرر پر حکم شریعت کفر کا حکم ہے یا نہیں؟ ان میں سرفہرست مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر تھا۔ یہ فتویٰ بعد میں ”حسام الحرمین علی منکر الکفر والمین“ کے نام سے شائع ہوا جس پر الحرمین شریفین کے ۳۵ علماء کی تصدیقات ہیں۔ جنہوں نے لکھا:

”من شک فی عذابه و کفره فقد کفر۔“

”جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔“

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے مجموعہ فتاویٰ ”فتاویٰ رضویہ“ میں بھی متعدد فتاویٰ قادیانیت کی رد میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ محدث بریلوی قدس سرہ نے قادیانیت/مرزائیت کے زرد میں متعدد مستقل رسائل بھی تحریر فرمائے جن کے اسامیہ ہیں:

(۱) جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوة (۲) المبین ختم النبیین (۳) قہر الدیان علی مرتد بقادیان (۴) السوء والعقاب علی المسیح الکذاب (۵) الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی (۶) حاشیہ علی المعتقد المنتقد المعتمد المستند“

۷ ستمبر ۱۹۷۷ء کو جب پاکستان کی قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے دلائل دیئے جارہے تھے، تو قادیانیوں کے نمائندہ مرزا طاہر نے اپنے مسلمان ہونے کے دفاع میں مولوی قاسم نانوتوی صاحب کی ان عبارات کو بطور دلیل پیش کیا جس کا جواب مفتی محمود سمیت کسی دیوبندی عالم سے نہ بن پڑا، البتہ مولانا شاہ احمد نورانی اور علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری علیہما السلام نے گرجدار آواز میں کہا کہ ہم اس عبارت کے محرر اور اسکے قائل دونوں کو ایسا ہی کافر سمجھتے ہیں جیسا قادیانیوں کو اور یہ کہ اس سلسلے میں امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کا مرتبہ اور علماء حرین شریفین کا تصدیق شدہ فتویٰ ”حسام الحرمین“ اسمبلی میں پیش کیا جا چکا ہے۔ لہذا اسمبلی نے متفقہ طور پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا بل پاس کیا۔

مزید حیرت و افسوس کی بات یہ ہے کہ مفتی محمود کی جماعت جمعیت علماء اسلام ہی کے دو ارکان اسمبلی مولوی غلام غوث ہزاروی اور مولوی عبدالحکیم نے قادیانیت کے خلاف پیش کردہ قرارداد پر قومی اسمبلی میں موجود ہونے کے باوجود دستخط نہیں کئے لیکن نہ تو مفتی محمود نے ان کی جماعت نے اور نہ ہی کسی دیوبندی عالم نے ان دونوں کے خلاف تادیبی کارروائی کی یا بیان مذمت دیا یا اخبار میں مضمون لکھا۔

### مرزائیوں اور مرزائی نوازوں کے احکام:

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ قادیانی مرتد منافق ہے، مرتد منافق ہے۔ منافق وہ شخص ہے جو کلمہ اسلام پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، اسکے باوجود اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے یا ضرورت دین میں سے کسی شے کا منکر ہے۔

”قادیانی کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔ قادیانی کو زکوٰۃ دینا حرام ہے اور اگر ان کو دے، زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ اس کا ذبیحہ محض نجس و مردار حرام قطعی ہے۔ مسلمانوں کے بایکٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جوڑ چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے۔“

۱۹۳۶ھ میں ایک استفتاء آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح کسی مرزائی سے کر دیا، حالانکہ اس کے علم میں ہے کہ تمام علماء اسلام فتویٰ دے چکے ہیں کہ مرزائی کافر ملحد ہیں، اس کے جواب میں امام احمد رضا فرماتے ہیں:

”اگر ثابت ہو کہ وہ (لڑکی کا باپ) مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہے اس بناء پر یہ تقریب کی تو خود کافر اور مرتد ہے، علمائے حرین شریفین نے قادیانی کی نسبت بالاتفاق فرمایا:

”من شک فی عذابه و کفره فقد کفر۔“

”جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔“

### لاہوری مرزائیوں کا حکم:

۱۳۳۹ھ میں ڈیرہ غازی خان سے عبدالغفور صاحب نے استفتاء بھیجا کہ ایک قادیانی کہتا ہے کہ ابن ماجہ شریف کی حدیث کے مطابق ہر صدی کے بعد مجدد ضرور آئے گا، لاہوری پارٹی کا موقف یہ ہے کہ مرزا وقت کا مجدد ہے، اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے تحریر کیا:

”مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا تو ضروری ہے اور قادیانی کافر و مرتد تھا، ایسا کہ تمام علماء حرین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔“

اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت و حیات کے سب علاقے سے قطع کر دیں، بیمار پڑے پوچھنے کو جانا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام، اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام۔

## قادیانیوں سے بحث کے بھاری ذرائع:

۱۳۳۵ھ میں محمد عبدالواحد خاں، مسلم ممبئی اسلام پورہ نے سوال کیا کہ قادیانیوں سے کس پیرائے میں بحث کی جائے؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

”سب میں بھاری ذریعہ اس کے رد کا اوّل اوّل کلمات کفر پر گرفت ہے، جو اس کی تصانیف میں برساتی حشرات الارض کی طرح ابلے گیلے پھر رہے ہیں، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں، ان کی ماں طیبہ طاہرہ پر لعن طعن اور یہ کہنا کہ یہود کے جوا عراض عیسیٰ اور ان کی ماں پر ہیں ان کا جواب نہیں۔ اس کے علاوہ متعدد کفر گنوائے۔

دوسرا بھاری ذریعہ خبیث پیش گوئیوں کا جھوٹا پڑنا جن میں بہت چمکتے، روشن حروفوں سے لکھنے کے قابل دووا قعے ہیں۔ (۱) لڑکے کی پیدائش کی خبر نشر کی، لیکن لڑکی پیدا ہوئی۔ (۲) محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی کی، لیکن وہ بھی جھوٹی ہوئی۔“

غرضیکہ اس کے کفر حد و شمار سے باہر ہیں، کہاں تک گئے جائیں اور اسکے ہوا خواہ ان باتوں کو ٹالتے ہیں، اور بحث کریں گے تو کا ہے میں؟ کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتقال فرمایا، مع جسم اٹھائے گئے یا صرف مہدی عیسیٰ ایک ہیں یا متعدد؟ یہ ان کی عیاری ہوتی ہے، ان کفروں کے سامنے ان مباحث کا کیا ذکر؟ غرضیکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے تمام تر فتنوں خصوصاً قادیانیوں کے خلاف زندگی بھر جہاد بالقلم جاری رکھا۔

## ردمرزائیت پر فاضل علی کو خراج تحسین:

ردمرزائیت میں امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے فتوؤں کو ہر موافق و مخالف نے قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا ہے، پروفیسر خالد شبیر احمد، فیصل آباد، دیوبندی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں، اس کے باوجود انہوں نے اپنی تالیف ”تاریخ محاسبہ قادیانیت“ میں ردمرزائیت سے متعلق امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کا فتویٰ بڑے اہتمام سے نقل کیا اور فتوے سے پہلے اپنے تاثرات یوں قلم بند کئے:

”اس فتوے سے جہاں مولانا کے کمال علم کا احساس ہوتا ہے، وہاں مرزا غلام احمد کے کفر کے بارے میں ایسے دلائل بھی سامنے آتے ہیں کہ جس کے بعد کوئی ذی شعور مرزا صاحب کے اسلام اور اسکے مسلمان ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔“

مزید لکھتے ہیں:

”ذیل کا فتویٰ بھی آپ کی علمی استطاعت، فقہی دانش و بصیرت کا ایک تاریخی شاہکار ہے، جس میں آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی کا کفر خود اس کے دعاوی کی روشنی میں نہایت مدلل طریقے سے ثابت کیا ہے، یہ فتویٰ مسلمانوں کا وہ علمی تحقیقی خزانہ ہے جس پر مسلمان جتنا بھی ناز کریں کم ہے۔“

قیام پاکستان کے بعد ۱۴ مارچ ۱۹۴۹ء کو قانون ساز اسمبلی میں قرارداد مقاصد پاس ہونے کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی باقاعدہ تحریک شروع ہوئی۔ اس تحریک تحفظ ختم نبوت میں غالب اکثریت اہلسنت کے علماء و مشائخ اور عوام کی تھی جسے ہزاروں کارکنان اہلسنت نے ۱۹۵۳ء میں اپنی نقد جان پیش کر کے اسیری کی صعوبتیں برداشت کر کے کامیاب بنایا اور بالآخر یہ جدوجہد ستمبر ۱۹۷۴ء کو امام احمد رضا قدس سرہ کے خلیفہ اجل، مبلغ اسلام علامہ مولانا عبدالعلیم صدیقی علیہ الرحمۃ کے نامور فرزند حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمۃ کی سیاسی قیادت میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں آئینی فتح پر منتج ہوئی اور عالم اسلام میں پہلی بار پاکستان کو یہ قابل فخر اعزاز حاصل ہوا کہ بیسویں صدی کے اس میلہ کذاب اور اس کی ذریت کو غیر مسلم (کافر) قرار دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ تمام مجاہدین ختم نبوت پر کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے (آمین) اور کفر پر جے رہنے والوں کو راہ ہدایت نصیب کرے آمین۔



# نعت فخر موجودات ﷺ

پیام خطا شعار و غلط کار ہم، مگر  
وہ جانتے ہوئے بھی مسلسل کرم کریں

اس کے سوا مفید نہیں ہے کوئی علاج  
ذکرِ نبی سے چارہ ہر درد و غم کریں

اس کارزار دانش و تحقیق نو میں بھی  
علم و عمل کا اُن کے بلند ہم علم کریں

جو کچھ بھی اہل دیر کہیں، ہم دھریں نہ کان  
بڑھ چڑھ کے ہم اطاعتِ شاہِ حرم کریں

طارق نہیں ہے اور ہمیں کوئی اختیار  
جو بھی کہیں وہ ہم سر تسلیم خم کریں  
(ﷺ)

یوں اہتمامِ مدحت سرکار ہم کریں  
”اوراقِ دل پہ نعتِ پیبر رقم کریں

وصفِ نبی میں وقفِ زبان و قلم کریں  
یوں خود کو بھی کلام کو بھی محترم کریں

خلدِ نظرِ جریدۂ عالم کو ہم کریں  
ہر صفحہ پر نقوشِ ثناِ مرہم کریں

پنچِ رکھیں ٹکائیں، جبینوں کو خم کریں  
تعلیمِ بارگاہِ شفیعِ اُمم کریں

ہے معطیٰ کنوزِ نعمِ ذاتِ کبریا  
تقسیمِ مصطفیٰ بھی علوم و حکم کریں

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

# علم کی فضیلت

درجے بلند فرمائے گا۔“ (۵)  
 ۴: ”وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔“ (۶)  
 ”اور عرض کرو، اے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے۔“  
 ”مجالس الابرار“ میں ہے علم کے شرف، فضیلت اور اہمیت  
 پر اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی محترم ﷺ سے فرمان مبارک (وقل رب زدنی  
 علماً) دلالت کرتا ہے۔“

احادیث مبارکہ:  
 ۱: ”طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ۔“ (۷)  
 ”علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (بلکہ  
 دوسرے فرائض کی ادائیگی کا انحصار بھی علم دین پر ہے)۔“  
 ۲: ”أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ طَلَبُ الْعِلْمِ۔“ (۸)  
 ”تمام عبادتوں میں سے افضل عبادت علم دین حاصل کرنا  
 ہے (کیونکہ علم دین کے بغیر عبادت کا حق نہیں ہو سکتی)۔“  
 ۳: ”أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يُتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ  
 يُعَلِّمَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔“ (۹)  
 ”تمام صدقوں میں سے افضل صدقہ یہ ہے کہ مسلمان شخص

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ  
 الْعَالَمِينَ۔ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔  
 ۱: ”كُونُوا رَبِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ  
 تَدْرُسُونَ۔“

”اللہ والے ہو جاؤ، اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو  
 اور اس سبب سے کہ تم درس کرتے ہو۔“ (۱)  
 تفاسیر میں ہے کہ ”ربانین“ (اللہ والوں) سے مراد علماء،  
 فقہاء اور مدرّسین ہیں۔

۲: ”إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔“ ط (۲)  
 ”اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے  
 ہیں۔“ (۳)

پتہ چلا خوف خدا جیسی عظیم دولت اہل علم کو نصیب ہوتی ہے۔  
 ۳: ”يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ لَا وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ  
 دَرَجَاتٍ۔“ (۴)  
 ”اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا،

- ۱: کنز الایمان۔
- ۲: ”پ: ۲۲، ج: ۱۶، آیت: ۲۸۔
- ۳: ”کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن از اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ۔
- ۴: ”پ: ۲۸، ج: ۱۱، آیت: ۱۱۔
- ۵: کنز الایمان۔
- ۶: ”پ: ۱۶، ج: ۱۵، آیت: ۱۱۴۔
- ۷: ”ابن ماجہ“ ص: ۲۰، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ”مشکوٰۃ“ ص: ۳۳ ”شعب الایمان“ ج: ۲، ص: ۲۵۲ ”مجمع الزوائد“ ج: ۱، ص: ۱۲۰
- ۸: ”الجامع الصغیر فی احادیث البشیر والنذیر علیہ الصلوٰۃ والسلام“ ج: ۱، ص: ۵۳۲، از علامہ جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
- ۹: ”کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق علیہ الصلوٰۃ والسلام، از علامہ عبدالرؤف المناوی قدس سرہ، ج: ۱، ص: ۳۵۔
- ۱۰: ”تفسیر درمنثور“ ج: ۱، ص: ۳۳۸، ”جامع صغیر“ ص: ۸۰، از علامہ سیوطی قدس سرہ۔

علم دین سیکھے پھر وہ علم اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔“

۴: ”مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ مَشَى فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔“ (۱)

”جس نے علم دین طلب کیا (پڑھنا شروع کر دیا) وہ جنت کے باغات میں چل پڑا۔“

۵: ”مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَكَفَّلَ اللَّهُ لَهُ بِرِزْقِهِ۔“ (۲)

”جو شخص علم دین حاصل کرے، اللہ تعالیٰ (دو جہان میں) اس کے (ظاہری و باطنی) رزق کا ذمہ دار ہے۔“

۶: ”طَالِبُ الْعِلْمِ تَبَسُّطُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنَحَتَهَا رِضًا بِمَا يَطْلُبُ۔“ (۳)

”(سنی) طالب علم دین جو شے طلب کرتا ہے، اس سے راضی ہو کر فرشتے اس طالب علم کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔“

۷: ”طَالِبُ الْعِلْمِ بَيْنَ الْجَهْلِ كَالْحَيِّ بَيْنَ الْأَمْوَاتِ۔“

”علم دین حاصل کرنے والا جاہلوں کے درمیان ایسے ہوتا ہے جیسے زندہ مردوں کے درمیان ہوتا ہے۔“

۸: ”مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ۔“ (۶)

”جو شخص علم دین سیکھنے کیلئے نکلے، وہ واپس آنے تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوتا ہے۔“

۹: ”إِذَا جَاءَ الْمَوْتُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَهُوَ عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ مَاتَ وَهُوَ شَهِيدٌ۔“ (۷)

”جب طالب علم کو علم دین طلب کر نیکی حالت میں موت آئے تو وہ شہید۔“

۱۰: ”مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عِتْقَاءِ اللَّهِ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْمُتَعَلِّمِينَ فَإِنَّ دِيْنََ نَفْسٍ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ مَا مِنْ مُّتَعَلِّمٍ يَخْتَلِفُ أَىْ يَذْهَبُ وَيَجِيءُ إِلَى بَابِ الْعَالَمِ إِلَّا يَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ قَدَمٍ عِبَادَةً سَنَةً وَيَبْنِي لَهُ بِكُلِّ قَدَمٍ مَدِينَةً فِي الْجَنَّةِ وَيَمْسِي

عَلَى الْأَرْضِ وَالْأَرْضُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ وَيَمْسِي مَغْفُورًا لَهُ۔“ (۶)

”جس شخص کا ارادہ ہو کہ ان لوگوں کو دیکھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ سے آزاد کر دیا ہے تو اسے چاہئے کہ علم دین سیکھنے والوں کو دیکھے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں (حضرت)

محمد ﷺ کی جان ہے۔ جو کوئی طالب علم (سنی) عالم دین کے دروازے پر بار بار جاتا ہے یعنی جاتا اور آتا ہے تو اللہ اس کے لئے ہر قدم کے بدلے

ایک سال کی عبادت لکھ دیتا ہے اور ہر قدم کے بدلے اس کیلئے جنت میں ایک شہر بناتا ہے اور وہ طالب علم زمین پر چلتا ہے تو زمین اس کی بخشش کی دعا

کرتی ہے اور وہ اس حال میں شام کرتا ہے کہ بخشا ہوا ہوتا ہے۔“

۱۱: ”النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ الْوَالِدِ عِبَادَةٌ وَالنَّظَرُ إِلَى الْكُعْبَةِ الْمُكْرَمَةِ عِبَادَةٌ وَالنَّظَرُ إِلَى الْمُصْحَفِ عِبَادَةٌ وَالنَّظَرُ إِلَى وَجْهِ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ مَنْ زَارَ عَالِمًا فَكَأَنَّمَا زَارَ نَبِيًّا وَمَنْ صَافَحَ عَالِمًا فَكَأَنَّمَا صَافَحَنِي وَمَنْ جَالَسَ عَالِمًا فَكَأَنَّمَا جَالَسَنِي وَمَنْ جَالَسَنِي فِي الدُّنْيَا أَجَلَسَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔“ (۷)

”والد کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔ کعبہ مکرمہ کو دیکھنا عبادت ہے۔ قرآن پاک کو دیکھنا عبادت ہے اور (سنی) عالم دین کے

چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔“ (فیضان سنت) میں حدیث شریف اس طرح منقول ہے اور عالم کے چہرے پر نگاہ کرنا تمام عبادتوں کی اصل

(ہے) جس نے عالم کی زیارت کی تو گویا اس نے میری زیارت کی، جس نے (سنی) عالم سے مصافحہ کیا۔ گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور جو سنی

عالم کے پاس بیٹھا تو گویا وہ میرے پاس بیٹھا اور جو دنیا میں میرے پاس بیٹھا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن میرے پاس بٹھائے گا۔“

۱۲: ”مَنْ زَارَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ مُحْتَسِبًا أَعْطَاهُ اللَّهُ ثَوَابَ أَلْفِ شَهِيدٍ وَحَرَّمَ اللَّهُ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ وَمَنْ زَارَ عَالِمًا فَكَأَنَّمَا زَارَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ۔“ (۸)

۱: ”کنوز الحقائق“ ج: ۱، ص: ۱۱۱۔

۲: ”کنوز الحقائق“ ج: ۱، ص: ۱۱۱۔

۳: ”الجامع الصغير“ ج: ۱، ص: ۳۲۳۔

۴: ”جامع ترمذی“ ج: ۲، ص: ۹۵، ”جامع صغير“ ج: ۲، ص: ۳۶۹۔

۵: ”الجامع الصغير“ ج: ۱، ص: ۳۹، ”مجمع الزوائد“ ج: ۱، ص: ۱۲۳۔

۶: ”تفسير روح البیان“ از علامہ اسمعیل حقى قدس سره، ج: ۱، ص: ۱۰۲۔

۷: ”روح البیان“ ج: ۱، ص: ۱۰۲۔

۸: ”روح البیان“ ج: ۱، ص: ۱۰۲۔

”جس نے ثواب کی نیت سے بیت المقدس کی زیارت کی۔ اللہ تعالیٰ اسے ہزار شہیدوں کا درجہ عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کا جسم دوزخ کی آگ پر حرام کر دے گا اور جس نے (سنی) عالم کی زیارت کی تو گویا اس نے بیت المقدس کی زیارت کی۔“

۱۳: ”جُلُوسُ سَاعَةٍ عِنْدَ الْعَالِمِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنْ عِبَادَةِ الْفِ سَنَةٍ۔“ (۱)

” (سنی) عالم کے پاس ایک گھڑی بیٹھنا اللہ تعالیٰ کو ہزار سال کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔“

۱۴: ”إِذَا اجْتَمَعَ الْعَالِمُ وَالْعَابِدُ عَلَى الصِّرَاطِ قِيلَ لِلْعَابِدِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ وَتَنَعَّمْ بِعِبَادَتِكَ وَقِيلَ لِلْعَالِمِ قَفْ هُنَا فَاشْفَعْ لِمَنْ أَحْبَبْتَ إِنَّكَ لَا تَشْفَعُ لِأَحَدٍ إِلَّا شَفَعْتَ فَقَامَ مَقَامَ الْأَنْبِيَاءِ۔ (عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ) (۲)

”جب (سنی) عالم اور (سنی) عابد پل صراط پر اکٹھے ہوں گے عابد سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جا اور جو عبادت تو کرتا تھا اس کے بدلے ناز و نعمت کی زندگی بسر کر عالم سے کہا جائے گا اس جگہ ٹھہر جا، جس سے تجھے محبت تھی۔ اس کی شفاعت کر یقیناً تو جس کسی کی بھی سفارش کرے گا اس کے حق میں تیری سفارش قبول کی جائیگی۔ پھر وہ عالم دین نبیوں، رسولوں (عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ) کے مقام پر کھڑا ہوگا۔

۱۵: ”مَنْ وَقَّرَ عَالِمًا فَقَدْ وَقَّرَ رَبَّهُ۔“ (۳)

”جس نے (سنی) عالم کی عزت کی اس نے اپنے رب تعالیٰ کی عزت کی۔“

۱۶: ”أَعْلَمُ سُلْطَانُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ وَقَعَ فِيهِ هَدَكَ۔“ (۴)

” (سنی) عالم زمین میں اللہ تعالیٰ کی حجت (دلیل) ہوتا ہے تو جو اس کی توہین کرے یقیناً ہلاک ہوگا۔“

۱۷: ”مَنْ ابْتَغَى الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ يُمَارِيَ بِهِ

السُّفَهَاءَ أَوْ تَقْبَلَ أَفْئِدَةُ النَّاسِ إِلَيْهِ فَالَى النَّارِ۔“ (۵)

”جو شخص اس لئے علم طلب کرے کہ علماء سے مقابلہ اور فخر کرے یا اس علم کے ذریعے بے وقوفوں سے جھگڑے یا اس لئے کہ لوگوں کے دل اس کی طرف مائل ہوں تو ایسا شخص دوزخی ہے۔“

۱۸: ”سَيَاتِي زَمَانٌ عَلَى أُمَّتِي يَفْرُونَ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْفُقَهَاءِ فَيَبْتَلِيهِمُ اللَّهُ بَثَلَاتٍ بَلِيَّاتٍ أُولَٰهَا يَرْفَعُ الْبَرَكَةَ مِنْ كَسَبِهِمُ وَالثَّانِيَةُ يَسْلُطُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا ظَالِمًا وَالثَّلَاثَةُ يُخْرِجُونَ مِنَ الدُّنْيَا بِغَيْرِ إِيْمَانٍ۔“ (۶)

”نبی غیب دان ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”عنقریب میری امت پر ایک زمانہ آئیگا کہ لوگ علماء و فقہاء سے بھاگیں گے (کہیں گے وہ پابندیاں لگاتے ہیں ان کے پاس نہ جاؤ) تو اللہ ان لوگوں کو تین بلاؤں میں گرفتار فرما دے گا۔

پہلی بلا یہ کہ ان کی کمائی سے برکت اٹھادی جائیگی۔

دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ ان پر ظالم حاکم مسلط کر دے گا۔

اور تیسری بلا یہ کہ دنیا سے بے ایمان ہو کر مریں گے۔

(العیاض باللہ تعالیٰ)

بعض حکماء کا قول ہے علم تین حرف ہیں۔ عین، لام اور میم، علمین سے عین نکالی گئی ہے۔ لطف سے لام، ملک سے میم۔ تو عین صاحب علم کو علمین تک پہنچا دیتا ہے اور لام اسے لطیف بنا دیتا ہے اور میم اسے مخلوق پر بادشاہ بنا دیتا ہے۔ (۷)

بٹا ہے دو جہاں میں تیرے ہی گھر سے باڑا

لینا ہے سب کا شیوہ دینا ہے کام تیرا (۸)

۱: ”درة الناصحين“ ص: ۳۳.

۲: ”الجامع الصغير“ ج: ۱، ص: ۲۷.

۳: ”کنوز الحقائق“ ج: ۲، ص: ۱۲۱.

۴: ”کنز العمال“ ج: ۱۰، ص: ۱۳۳ ”الجامع الصغير“ ج: ۱، ص: ۳۳۹.

۵: ”الجامع الصغير“ ج: ۲، ص: ۵۰۵، ”جامع ترمذی“ ج: ۲، ص: ۹۵.

۶: ”درة الناصحين“ ص: ۲۲.

۷: ”درة الناصحين“ ص: ۲۳.

۸: ”قبالة بخشش“ از مولانا جمیل الرحمن رضوی

# مسلمانوں پر لعنت کرنا جائز نہیں

لعنت کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ فرعون پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، ابو جہل پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

کسی مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان پر لعنت کرے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

”لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَعَنًا۔“

”مومن لعن طعن کرنے والا نہیں ہوتا۔“

ایک اور جگہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

”لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَنًا۔“

”مومن مسلمان کی شان کے لائق نہیں کہ وہ کسی مسلمان پر لعنت کرے۔“

جب کوئی بندہ کسی چیز پر (چاہے وہ بندہ ہو یا غیر ہو) لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے، آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور دائیں بائیں جاتی ہے کہیں پر اس کو راستہ نہیں ملتا، پھر اس کی طرف لوٹتی ہے جس پر لعنت کی جاتی ہے اگر وہ اس لعنت کا مستحق ہو تو اس پر چسپاں ہو جاتی ہے اور اگر وہ اس کا اہل نہیں تو پھر اس کے قائل (کہنے والے) کی طرف لوٹتی ہے۔ حدیث شریف میں اسی طرح ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتْ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتَغْلِقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتَغْلِقُ أَبْوَابَهَا دُونَهَا ثُمَّ تَأْخِرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الْبُيُوتِ لَعْنًا فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلٌ وَالَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا۔“ (ابوداؤد)

”جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط  
”عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا تَلْعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا يَغْضِبِ اللَّهُ وَلَا يَجْهَنَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ وَلَا بِالْقَارِ۔“ (ترمذی)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہ تو اللہ کی لعنت سے لعنت کرو اور نہ اللہ کے غضب نہ دوزخ سے اور ایک روایت میں ہے کہ نہ آگ سے۔“

”لَا تَلْعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ۔“

”لعنت“ لَعْنٌ يَلْعَنُ لَعْنًا سے ہے اور لعن کا لغوی معنی رسوا کرنا، گالی دینا، خیر سے بعید کرنا۔

”لَا تَلْعَنُوا اصل میں لَا تَلْعَنُوا“ تھا ایک ”ت“ قاعدہ لگنے کی وجہ سے حذف ہو گئی ہے، ”لَا تَلْعَنُوا“ ہوا۔ یعنی اس کے خلاف بددعا کرنا کہ تو خیر سے دور، خیر تیرے قریب نہ آئے۔

یعنی کسی مسلمان کو یہ نہ کہو کہ تجھ پر اللہ کی لعنت ہو، تجھ پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو، تیرا مسکن اور ٹھکانہ جہنم ہو، یا تو آگ میں جائے اس طرح کہنا جائز نہیں۔  
نوٹ:

کسی مسلمان کو معین کر کے اس پر لعنت کرنا جائز نہیں۔ جس طرح آج کل عام طور پر بولا جاتا ہے۔ جالعتی، جاتیرے اوپر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، ہاں غیر معین کو اس کے وصف سے جائز ہے جیسے ”لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكُذِبِينَ۔“ جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ کافر اور مشرک کا کفر پر مرنا یقینی ہو تو ان کا نام لیکر ان پر



ڈالے گی اور فرشتے ان کے پیشوائی کو آئیں گے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔“

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں ارشاد فرمایا، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”لَا تَمَسُّ النَّارُ مَنْ رَأَىٰ أَوْ رَأَىٰ مَنْ رَأَىٰ“  
”جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا اس کو جہنم کے آگ نہیں چھوئے گی۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

”مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ“

لہذا ان لوگوں کو صحابہ کرام پر طعن و تشنیع سے باز آنا چاہئے اور اس بات سے بچی تو بہ کرنی چاہئے مگر نہ اللہ اور ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت کے مستحق ہو نکلے۔

”لعنت“ ایک ایسی بددعا ہے کہ جو انسان تو درکنار غیر انسان پر بھی کرنا جائز نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی سے ہوانے چادر اڑادی۔

”فَلَعَنَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَلْعَنُهَا فَإِنَّهَا مَمْدُودَةٌ“  
”تو اس شخص نے ہوا پر لعنت کی، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کر، اس لئے کہ یہ ہوا اللہ تعالیٰ کے حکم سے چلتی ہے۔

”وَلَا يَغْضَبُ اللَّهُ وَلَا يَجْهَنَّمُ وَفِي رِوَايَةٍ وَلَا بِالنَّارِ“  
یہ تمام بددعا کیے کلمات ہیں، کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کیلئے ایسے کلمات کہے۔ بلکہ مسلمان تو مسلمان کا خیر خواہ ہوتا ہے اور اس کے لئے اچھی سوچ رکھتا ہے۔ کامل مسلمان تو وہ ہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ“  
”کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔“

طرف چڑھ جاتی ہے اس کے سامنے آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف لوٹتی ہے اور اس کے سامنے زمین کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، پھر وہ داہنے بائیں پھرتی ہے، پھر جگہ نہیں پاتی تو اس کی طرف لوٹتی ہے جس پر لعنت کی گئی تو اگر وہ اس کا اہل ہو تو فہماور نہ کہنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے۔“

”لعنت“ کو جسم دیا جاتا ہے اور وہ پریشان چیز کی طرح گھومتی ہے اور بالآخر اس کے کہنے والے پر لوٹ آتی ہے۔

خبردار:

اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر لعنت کرتے ہیں، تمہارے بکتے ہیں۔

صحابہ کرام کو تو جنت کی خوشخبری سنائی گئی ہے، صحابہ کرام تو وہ لوگ ہیں جنت جتنے قدموں کی مشاق ہے۔ ”قرآن کریم“ کی متعدد آیات میں ان کو جنت کا مژدہ سنایا گیا۔

صحابہ کرام تو وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کا اعلان قرآن کریم میں اس طرح فرمایا ہے:

”رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ“

”اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں۔“

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

”وَكَلَّمَ اللَّهُ الْحُسَيْنِ“  
”اور اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ سے حسنی ”جنت“ کا وعدہ کیا۔“

ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ“  
”بے شک جن کیلئے ہمارے یہاں بھلائی کا وعدہ ہو چکا، وہ جہنم سے دور رہیں گے۔“

اور وہ صحابہ کرام ہی ہیں، جن سے بھلائی کا وعدہ ہوا ہے۔

”لَا يَسْمَعُونَ حَبِيبَهَا وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ“  
”وہ (صحابہ) اس جہنم کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے اور وہ من مانتی خواہشوں میں ہمیشہ رہیں گے۔“

”لَا يَحْذَرُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَذَا يَوْمُكُمْ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ“  
”انہیں (صحابہ) کو سب سے بڑی گھبراہٹ بھی غم میں نہ

# سلطنتِ مصطفیٰ ﷺ بر مملکتِ کبریا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

دوسری فصل

احادیث شریفہ کے بیان میں

اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ کی چہل حدیث:

۱: مشکوٰۃ ”باب فضائل سید المرسلین“ میں ہے۔ حضور ﷺ

فرماتے ہیں کہ:

”میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائیں گئیں اور

مجھ کو سونپی گئیں۔“ (۱)

معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ نے حضور کو تمام خزانہائے زمین کی

کنجیاں عطا فرمائیں اور کنجی مالک ہی کو دی جاتی ہے۔ بھلا خیال تو کرو!

کہ زمین کے خزانوں کی کوئی انتہا ہے؟ جو کچھ زمین پر ہے انسان یا

حیوانات، ہر قسم کے غلے، ہر قسم کے پھل، سونا، چاندی، موتی، جواہرات، لعل، زمرد، وغیرہ یہ سب زمین کے خزانے ہیں اور حضور انکے مالک۔

۲: ”مشکوٰۃ شریف“ کے اسی باب میں ہے:

”أُعْطِيَتْ الْكُنُزَيْنِ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ۔“ (۲)

یعنی ”مجھ کو دو خزانے عطا فرمائے گئے ایک سرخ اور ایک

سفید۔“

معلوم ہوا کہ حضور کو تمام سونا چاندی عطا فرما دیا گیا اور قبضہ

بھی دے دیا گیا تاکہ ملکیت ثابت ہو جائے۔

۳: مشکوٰۃ شریف ”باب اخلاق النبی“ میں ہے:

”لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ۔“ (۳)

”اگر ہم چاہیں تو ہمارے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں۔“

۱: مشکوٰۃ المصابیح: الخطیب التبریزی ”باب فضائل سید المرسلین“ الفصل الاول، حدیث: ۵۷۴۹، (ص: ۵۱۲)، نور محمد اصح المطابع، کراچی۔ و ”الجامع الصحیح“: البخاری ”کتاب الجہاد والسیر“، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ: نصرت بالرعب عسیرہ شہر، حدیث: ۲۹۷۷، (۲/۱۸۱)، و ”کتاب التعلیل“، باب رؤیا اللیل، حدیث: ۶۹۹۸، (۲/۱۰۳۶)، و ”کتاب التعلیل“، باب المفاتیح فی الید، حدیث: ۷۰۱۳، (۲/۱۰۳۸)، و ”کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة“، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: یبعث بجوامع الکلم، حدیث: ۷۲۷۳، (۲/۱۰۸۰)، طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی۔ و ”الجامع الصحیح“: مسلم ”کتاب المساجد ومواضع الصلاة“، حدیث: ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی

۲: ”مشکوٰۃ المصابیح“: الخطیب التبریزی ”باب فضائل سید المرسلین“ الفصل الاول، حدیث: ۵۷۵۵، (ص: ۵۱۲)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی۔ و ”الجامع الصحیح“: مسلم ”کتاب الفتن و اشراط“، ساعة، حدیث: ۷۲۵۸، ۷۲۵۹، (۲/۳۹۰)، طبع ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی۔ و ”الجامع السنن“: ابوداؤد ”کتاب الفتن“، ذکر الفتن ودلائلها، حدیث: ۴۲۵۲، (۲/۵۸۳، ۵۸۴)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی۔ و ”السنن“: ابن ماجہ ”ابواب الفتن“، باب ما یكون من الفتن، حدیث: ۳۹۵۲، (ص: ۲۹۲)، طبع ادارة احياء السنة النبوية، سرگودھا۔

۳: ”مشکوٰۃ المصابیح“: الخطیب التبریزی ”باب فی اخلاقه و شمائله“، الفصل الثالث، حدیث: ۵۸۳۵، (ص: ۵۲۱)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی۔ و ”شرح السنة“: البغوی ”کتاب الفضائل“، باب تواضعه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، حدیث: ۳۱۸۳، (۲/۴۳۲)، طبع دار الفکر، بیروت۔

معلوم ہوا حضور علیہ السلام ہر طرح مالک و مختار ہیں مگر ظاہر کرنا منظور نہیں۔

۴: مشکوٰۃ شریف ”باب العلم“ میں ہے، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

”إِنَّمَا أَنَا قَائِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي“ (۴)

یعنی ”اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور ہم بانٹتے ہیں۔“

اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز جب بھی جس کو خدا دیتا ہے وہ حضور ہی کی تقسیم سے ملتی ہے۔

اس میں اللہ تعالیٰ کے دینے اور حضور کے تقسیم فرمانے کا بغیر قید بیان فرمادیا گیا ہے، نہ زمانہ کی قید، نہ چیز کی قید، نہ لینے والے کی یعنی حضور علیہ السلام کیا بانٹتے ہیں؟ وہ جو خدا دیتا ہے اور خدا تو ہر چیز دیتا ہے۔ لہذا حضور ہر چیز بانٹتے ہیں۔ اور ہر چیز بانٹے گا وہی جسے مالک نے ہر چیز دی ہو۔ حضور کی ملکیت اور قبضہ ثابت ہوا۔

۵: مشکوٰۃ ”باب السجود وفضله“ میں ہے:

”ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے حضرت ربیعہ ابن ابی کعب اسلمی سے خوش ہو کر فرمایا:

سَلِّ! کچھ مانگ لو۔

انہوں نے عرض کیا:

أَسْأَلُكَ مُرَاقَبَتَكَ فِي الْجَنَّةِ۔

یعنی ”آپ سے مانگتا ہوں کہ جنت میں آپ کیساتھ رہوں۔“

ارشاد فرمایا:

أَوْغَيْرَ ذَلِكَ؟

کچھ اور مانگتا ہے؟

عرض کیا بس یہی۔“ (۵)

اس حدیث سے تین طرح حضور کی بادشاہت ثابت ہوئی:

اولاً اس طرح کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کچھ مانگو! یہ نہ

فرمایا کہ فلاں چیز مانگو! اور یہ وہی کہہ سکتا ہے جس کے قبضے میں سب

کچھ ہو۔ پھر حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی خوب سوچ کر وہ چیز

مانگی جو بے مثل ہے۔ یعنی جنت اور جنت کا صدر اعلیٰ علیین، جہاں

حضور کا قیام ہو۔

دوسرے اس طرح کہ حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

عرض کیا:

”أَسْأَلُكَ“

”میں آپ سے مانگتا ہوں۔“

یہ نہ کہا میں خدا سے مانگتا ہوں۔ اور حضور علیہ السلام نے بھی یہ

نہ فرمایا کہ تم مشرک ہو گئے۔ اور ظاہر بات ہے کہ چیز مالک سے مانگی جاتی

ہے۔ ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی ہر چیز کے مالک ہیں۔

تیسرے اس طرح کہ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا

کہ کچھ اور مانگ لو! اس سے معلوم ہوا کہ جنت کے علاوہ کچھ اور دینے

پر بھی قادر ہیں۔ مگر حضرت ربیعہ نے سمجھ لیا تھا کہ جب اس باغ عالم کا

۴: ”مشکوٰۃ المصابیح“: الخطیب التبریزی ”کتاب العلم، الفصل الاول، حدیث: ۲۰۰“، (ص: ۳۲)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی۔ و ”الجامع الصحیح“: البخاری ”کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا ینفقہ فی الدین، حدیث: ۷۱“ (۱۶/۱)، و ”کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق ینقذون وہم اهل العلم، حدیث: ۷۳۱“، (۱۰۸۴/۲)، طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

۵: ”مشکوٰۃ المصابیح“: الخطیب التبریزی ”کتاب الصلوٰۃ، باب السجود وفضله، الفصل الاول، حدیث: ۸۹۶“، (ص: ۸۵)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی۔ و ”الجامع الصحیح“: مسلم ”کتاب الصلوٰۃ، باب فضل السجود والحث علیہ، حدیث: ۱۰۹۴“، (۱۹۳/۱)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی۔ و ”الجامع السنن“: ابوداؤد ”کتاب الصلاة، باب وقت قیام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اللیل، حدیث: ۱۳۲۰“، (۱۸۴/۱)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی۔ و ”السنن“: النسائی ”کتاب الافتتاح، باب فضل السجود، حدیث: ۱۱۳۹“، (۱۴۱/۱)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی۔

پھول مل گیا تو پتوں کی کیا ضرورت ہے۔ خیر حضرت ربیعہ نہ مانگیں یہ ان کی خوشی، دینے میں تو وہاں کوئی انکار نہیں ہے۔

کون دیتا ہے؟ دینے کو منہ چاہیے  
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی  
(ﷺ)

۶: مشکوٰۃ شریف ”باب الحجرات“ میں چند احادیث ہیں:

”حضرت جابر کے گھر تھوڑے آٹے اور گوشت میں حضور ﷺ نے اپنا لعاب دہن شریف ڈال دیا تو وہ تھوڑا آٹا اور گوشت سینکڑوں آدمیوں نے کھالیا۔ مگر نہ گوشت کم ہوا نہ آٹا اور نہ روٹی پکانے والی بی بی کو پکانے سے کچھ تھکن محسوس ہوئی۔“ (۶)

۷: ”ایک غزوہ میں ایک پیالہ پانی میں ہاتھ مبارک رکھ دیا تو انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے اور پندرہ سو آدمیوں نے پانی سیر ہو کر پیا اور وضو کیا۔“ (۷)

۸: ”حدیبیہ کے کنوئیں میں پانی بہت کم تھا حضور نے اس میں ایک تیر ڈال دیا۔ جس سے اس کنوئیں کا پانی زیادہ ہو گیا۔“ (۸)

۹: ”ایک بوڑھی عورت کو بلا کر اس کے مشکیزے کا منہ صحابہ

کرام کیلئے کھول دیا وہ پانی سب کو کافی ہوا۔ سب نے اپنے برتن بھر لئے اور خوب پی لیا مگر مشکیزہ اسی طرح بھرا رہا۔“ (۹)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ ہر چیز کے مالک ہیں دو (۲) وجہ سے:

اول تو یہ کہ حضرت جابر کے یہاں دعوت میں ان کی اجازت کے بغیر مہمانوں کو لے گئے۔ اس بوڑھی عورت کا پانی اس کی بغیر اجازت لوگوں کو پلا دیا۔ حالانکہ اور لوگ کسی کے گھر بغیر اجازت کسی کو نہیں لے جاسکتے، اور بغیر مالک کی اجازت کے اس کی چیز کسی کو نہیں کھلا سکتے۔ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ ہر شخص کے مالک ہیں اور ہر شخص ان کا غلام۔ کیونکہ مالک کا حق ہے کہ اپنے غلام کا مال اس کے بغیر پوچھے خود کھائے اور دوسروں کو کھلائے۔

دوسرے اس طرح کہ غور تو کرو ان انگلیوں اور مشکیزے اور کنوئیں میں پانی کہاں سے آرہا تھا؟ دراصل اس کا اس وقت کنکشن کوثر و سلسبیل سے فرما دیا اور دنیا ہی میں وہ پانی سب کو پلا دیا۔ اسی لئے حضور کی انگلیوں کا یہ پانی آب زم زم سے افضل مانا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ حضور کو نبین کی نعمتوں کے مالک ہیں کہ اپنے غلاموں کو جس جگہ چاہیں جنت کی نعمتیں کھلا دیں۔

۶: ”مشکوٰۃ المصابیح“: الخطیب التبریزی ”باب فی المعجزات، الفصل الاول، حدیث: ۵۸۷۷“، (ص: ۵۳۲)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی۔ و ”الجامع الصحیح“: البخاری ”كتاب المغازی، باب غزوة الخندق وهي الاحزاب، حدیث: ۴۱۰۲، ۴۱۰۱“، (ص: ۵۸۸/۲)، طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی۔ و ”الجامع الصحیح“: مسلم ”كتاب الاشربة، باب جواز استبتاعه غیرة الى دار من ینق برضا بذلك الخ، حدیث: ۵۳۱۵“، (ص: ۱۷۸/۲)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی۔

۷: ”مشکوٰۃ المصابیح“: الخطیب التبریزی ”باب فی المعجزات، الفصل الاول، حدیث: ۵۸۸۲“، (ص: ۵۳۲)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی۔ و ”الجامع الصحیح“: البخاری ”كتاب المناقب، باب علامات النبوة، حدیث: ۳۵۷۶“، (ص: ۵۰۵/۱)، و ”كتاب المغازی، باب غزوة الحدیبیة، حدیث: ۴۱۵۲“، (ص: ۵۹۸/۲)، و ”كتاب الاشربة، باب شرب البركة والماء المبارك، حدیث: ۵۶۳۹“، (ص: ۸۲۳/۲)، طبع ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی۔ و ”الجامع الصحیح“: مسلم ”كتاب الامارة، باب استحباب مبايعة الامام الجيش عند اراة القتال الخ، حدیث: ۴۸۱۲، ۴۸۱۳“، (ص: ۱۳۰، ۱۲۹/۲)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی۔

۸: ”دلائل النبوة“: البيهقي ”جماع ابواب الغزوات، باب مظهر من العديبية، بخروج الماء من بين اصابع رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم حين لم يكن لاصحابه ماء“، (ص: ۱۱۲/۳)، طبع دار الكتب العلمية، بيروت۔

۹: ”مشکوٰۃ المصابیح“: الخطیب التبریزی ”باب فی المعجزات، الفصل الاول، حدیث: ۵۸۸۲“، (ص: ۵۳۲)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی۔ و ”الجامع الصحیح“: البخاری ”كتاب التيمم، باب الصعير الطيب وضوء المسلم يكفيه عن الماء، حدیث: ۳۳۳“، (ص: ۴۹/۱)، طبع قدیمی کتب خانہ کراچی۔ و ”الجامع الصحیح“: مسلم ”كتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، حدیث: ۱۵۲۳“، (ص: ۷۴۰/۱)، طبع نور محمد المطابع، کراچی۔

۱۰: مشکوٰۃ شریف ”باب صلوٰۃ الخوف“ میں ہے کہ حضور نے فرمایا:

”إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَّاوَلْتُ مِنْهَا عُنُقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهَا لَأَكَلْتُ مِنْهُ مَا بَقِيََتِ الدُّنْيَا“

”یعنی ہم نے اس گرجہن کی نماز میں جنت کو دیکھا اور اس کا خوشہ (گچھا) پکڑا اگر ہم وہ خوشہ توڑ لیتے تو تم اس کو قیامت تک کھاتے رہتے۔“ (۱۰)

اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کو اجازت تھی وہ مدینہ پاک میں کھڑے ہوئے جنت کے خوشے توڑیں، اور صحابہ کرام کو عطا فرمادیں۔ لیکن خود اپنے اختیار سے نہ توڑا۔ جس سے ثابت ہوا کہ دنیا میں رہ کر جنت کی ہر چیز کے مالک ہیں۔

۱۱: مشکوٰۃ ”باب الحجرات“ میں ہے کہ:

”ایک میدان میں حضور نے استنجاء فرمانے کا ارادہ فرمایا۔ اس میدان میں دو درخت دُور کھڑے تھے پردہ کی غرض سے ان دونوں درختوں کو پکڑ کر ملا دیا۔ وہ درخت اونٹوں کی طرح حضور علیہ السلام کے پیچھے پیچھے چلے آئے اور ان کی آڑ میں حضور نے استنجاء فرمایا۔“ (۱۱)

۱۲: شامی ”باب المرتدین“ میں ہے:

حضور علیہ السلام کے ہاتھ مبارک پر مردے زندہ ہو کر اسلام لائے حتیٰ کہ حضرت آمنہ خاتون اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والدین کو بھی زندہ فرما کر مسلمان کیا۔“ (۱۲)

۱۳: ”شامی“ میں اسی جگہ ہے کہ:

”حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی نماز عصر حضور کی نیند پر قربان کر دی۔“ (۱۳)

قصہ یہ تھا کہ حضور نماز عصر پڑھ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانوں پر سر مبارک رکھ کر سو گئے۔

حضرت علی نے ابھی تک عصر کی نماز نہ پڑھی تھی۔ آفتاب ڈوبتا رہا اور حضرت علی خاموش بیٹھے رہے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اگر میں نماز کے لئے اٹھا تو حضور کے آرام میں خلل واقع ہوگا۔ آفتاب ڈوب گیا اور حضرت علی کی عصر قضا ہوگئی۔ حضور نے بیدار ہو کر ڈوبے ہوئے سورج کو واپس لوٹایا، گئے ہوئے دن کو عصر بنایا اور حضرت علی کی گئی ہوئی عصر ادا کے ساتھ پڑھادی۔ ﷺ (۱۳)

ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ حضور کو نین کے مالک ہیں دو وجہ سے:

ایک تو اس لئے کہ مرنے کے بعد کسی کا ایمان قبول نہیں ہوتا،

۱۰: ”مشکوٰۃ المصابیح“: الخطیب التبریزی ”کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ الخسوف، الفصل الاول، حدیث: ۱۲۸۲“، (ص: ۱۲۹)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی۔ و ”الجامع الصحیح“: البخاری ”کتاب الکسوف، باب صلاة الکسوف جماعة، حدیث: ۱۰۵۲“، (۱۲۸۱/۱) طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی۔ و ”الجامع الصحیح“: مسلم ”کتاب الکسوف، فصل صلوٰۃ الکسوف رکعتان و أربع رکعات وست رکعات و ثمان رکعات الخ، حدیث: ۲۱۰۹، (۲۹۸/۱)، طبع نور محمد المطابع، کراچی۔

۱۱: ”مشکوٰۃ المصابیح“: الخطیب التبریزی ”باب فی المعجزات، الفصل الاول، حدیث: ۵۸۸۵“، (ص: ۵۳۳)، طبع نور محمد المطابع، کراچی۔ و ”الجامع الصحیح“: مسلم ”کتاب الزهد، باب جابر الطویل وقصة ابی ایسر، حدیث: ۴۵۱۸“، (۲۱۴/۲) طبع نور محمد المطابع، کراچی۔ ۱۲: ”ردالمختار علی الدر المختار“: ابن عابدین الشامی ”کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب فی احیاء ابوی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم“، (۳۱۴/۳)، طبع المكتبة الرشیدیة، کوئٹہ۔ و ”ناسخ الحدیث ومنسوخه“ ابن شاہین ”کتاب جامع، باب فی زیارة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قبرامد، حدیث: ۶۳۶“، (ص: ۵۹۲)، طبع دار الکتب العلمیة، بیروت۔ و ”الروض الانف“: اسہیلی ”باب مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، فصل فی ذکر موت امہ آمنہ بالابواء“، (۱۱۳/۱)، طبع المكتبة الفاروقیہ، ملتان۔

۱۳: ”ردالمختار علی الدر المختار“: ابن عابدین الشامی ”کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب فی احیاء ابوی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم“، (۳۱۴/۳)، طبع المكتبة الرشیدیة، کوئٹہ۔

۱۴: ”مشکل الآثار“: الطحاوی ”بیان مشکل مارویفی رد الشمس“ (۹/۲)، و ”باب بیان مشکل، روی من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عزوجہ بعد عینہ و تہا و رد اللہ عزوجل، ایہا علیہ الخ، (۳۸۸/۲)، طبع مجلس دائرة المعارف النظامیہ، حیدرآباد، ہالوکن۔ و ”المعجم الکبیر“: الطبرانی ”مسند النساء، باب الالف، من اسمہ اسماء بنت عمیس، فاطمة بنت الحسین عن الاسماء، حدیث: ۳۹۰، ۳۸۲“، (۲۴/۲۴ و ۱۴۷)، طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت۔



اور وقت کے بعد نماز ادا نہیں ہو سکتی۔ مگر اس سلطان کی حکومت کے صدقے و قربان کہ اپنے ماں باپ کو ان کی وفات کے بعد ایمان دے کر انہیں صحابی بنادیا، اور رب نے قبول فرمالیا۔ اور علی کی گئی ہوئی نماز ادا کرادی اور پھر لطف یہ کہ حضرت علی کے سوا جن لوگوں نے نماز عصر پہلے پہلے پڑھ لی تھی ان سے اعادہ نہ کرایا گیا۔ یہ ایک ہی وقت حضرت علی کیلئے عصر ہے۔ اور دوسروں کیلئے نہیں۔ ہکذا فی الشامی فی ہذا المقام۔

مصطفیٰ تیری شوکت پہ لاکھوں سلام

دوسرے اس لئے کہ آفتاب آسمان پر رہتا ہے، اور مردوں کی روح عالم برزخ کی ایک چڑیا ہے۔ مگر حضور کی بادشاہت ان پر بھی جاری ہے کہ ادھر سے اشارہ ہوا ادھر سے اطاعت ہوئی کہ سورج ڈوبا ہوا لوٹا اور والدین کی روح اس عالم سے واپس آئی۔

اشارے سے چاند چیر دیا، چھپے ہوئے خور کو پھیر دیا گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و توان تمہارے لئے

معلوم ہوا کہ حضور مالک احکام بھی ہیں کہ نماز کے اوقات میں فرق فرمادیا۔ حضور علیہ السلام کے والدین کے ایمان کی بحث شان حبیب الرحمان میں دیکھو۔

۱۳: مشکوٰۃ شریف ”باب المعجزات“ میں ہے:

”ایک صحابی نے جمعہ کے دن خطبے کے وقت قحط سالی کی

شکایت کی حضور نے منبر پر ہی بارش کی دعا فرمائی۔ ابھی خطبہ ختم نہ ہوا تھا کہ بارش شروع ہو گئی۔ دوسرے جمعہ تک لگا تار بارش ہوتی رہی۔ پھر انہی صاحب نے عرض کیا کہ بارش بہت ہو چکی ہے، مکان گرے جا رہے ہیں۔ حضور نے منبر پر کھڑے کھڑے انگلی کا اشارہ فرمایا۔ اشارہ سے بادل پھٹ گیا۔ اور عرض کیا اے اللہ! اب ہم پر بارش نہ ہو، آس پاس برسے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔“ (۱۵)

اس سے معلوم ہوا کہ بادلوں پر بھی حکومت مصطفیٰ ﷺ ہے کہ بلانے پر چلے آتے ہیں، اور اشارہ سے لوٹ جاتے ہیں نہ مون سون کی شرط ہے نہ موسم کی قید۔

۱۵: اسی مشکوٰۃ ”باب المعجزات“ میں ہے کہ:

”حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اڑیل گھوڑے پر ایک بار حضور نے سواری فرمائی، تو وہ گھوڑا ہمیشہ کیلئے اچھا ہو گیا۔ اور پھر کبھی نہ اڑا۔“ (۱۶)

معلوم ہوا کہ عالم کے جانوروں پر بھی حضور علیہ السلام کی سلطنت ہے۔

۱۶: اسی مشکوٰۃ ”باب المعجزات“ میں ہے کہ:

”ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا۔ حضور نے اس کو فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھا! اس نے شرمندگی مٹانے کے لئے عرض کیا

۱۵: ”مشکوٰۃ المصابیح“: الخطیب التبریزی ”باب فی المعجزات، الفصل الاول، حدیث: ۵۹۰۲، (ص: ۵۳۶)، طبع نور محمد المطابع، کراچی۔ و ”الجامع الصحیح“: البخاری ”كتاب الجمعة، باب الاستسقاء فی الخطبة يوم الجمعة، حدیث: ۹۳۲، (۱۲۷/۱)، و ”كتاب الاستسقاء، باب اذا استشفعوا الى الامام يستسق لهم لم يردهم، حدیث: ۱۰۱۹، (۱۳۹/۱)، و ”كتاب الاستسقاء، باب الدعاء اذا كثر المطر، موالينا ولا علينا، حدیث: ۱۰۲۱، (۱۳۹/۱)، و ”كتاب الاستسقاء، باب من تمطر فی المطر حتى يتحدار على لحيته، حدیث: ۱۰۳۳، (۱۴۰/۱) و (۱۴۱)، و ”كتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، حدیث: ۳۵۸۲، (۵۰۶/۱)، و ”كتاب الادب، باب التبسم والضحك، حدیث: ۶۰۹۳، (۹۰۰/۲)، و ”كتاب الدعوات، باب الدعاء غیر مستقبل القبلة، حدیث: ۶۳۲۲، (۹۳۹/۲)، طبع قديمی کتب خانہ، کراچی۔ و ”الجامع الصحیح“: مسلم ”كتاب صلاة الاستسقاء، فصل فی الرفع البلیغ لایدی فی الاستسقاء، حدیث: ۲۰۸۲، ۲۰۸۱، ۲۰۸۰، ۲۰۷۹، ۲۰۷۸، (۲۹۳/۱)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی۔

۱۶: ”مشکوٰۃ المصابیح“: الخطیب ”باب فی المعجزات، الفصل الاول، حدیث: ۵۹۰۵، (ص: ۵۳۶)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی۔ و ”الجامع الصحیح“: البخاری ”كتاب الجهاد والسير، باب الفرس القطوف، حدیث: ۲۸۶۷، (۴۰۲، ۴۰۱/۱)، و ”كتاب الجهاد والسير، باب السرعة والركض فی الفرع، حدیث: ۲۹۶۹، (۴۱۷/۱)، طبع قديمی کتب خانہ، کراچی۔

کہ میرا دہنا ہاتھ بے کار ہے۔ فرمایا کہ جا! آج سے بے کار ہو گیا۔ چنانچہ اس دن سے اس کا ہاتھ بے کار ہوا کہ پھر کبھی منہ تک نہ آ سکا۔“ (۱۷)

معلوم ہوا کہ انسان کے اعضا کی قوت و حرکت حضور علیہ السلام کے حکم میں ہے۔

۱۷: اسی مشکوٰۃ ”باب المعجزات“ میں ہے کہ:

”حضور پر ابرسایہ کرتا تھا اور بحیرہ راہب کے ہاں جب کہ حضور دعوت میں پہنچے تو دعوت کا انتظام ایک درخت کے سایہ میں تھا، اور وہ سایہ لوگوں سے بھر چکا تھا۔ حضور تشریف لائے تو اس درخت نے جھک کر آپ پر سایہ کر لیا۔ (۱۸)

ہمارے ہاں کے امراء کو نوکر چا کر دھوپ میں چھتری لگاتے ہیں۔ مگر اس بادشاہ کی سلطنت درختوں اور بادلوں پر بھی ہے کہ وہ اپنے مالک کو پہچان کر خدمت بجالاتے ہیں۔

۱۹: مشکوٰۃ ”باب المعجزات“ میں ہے کہ:

”حضور علیہ السلام نے ایک سوکھی بکری کے تھنوں کو ہاتھ لگا کر اس سے اس قدر دودھ نکالا کہ تمام جماعت دودھ سے سیر ہو گئی،

مالک کے سارے برتن بھر گئے۔“ (۱۹)

معلوم ہوا کہ حضور ایسے شہنشاہ ہیں کہ جس جگہ سے چاہیں اپنی ملکیت حاصل کر لیں ہر جگہ ان کا شاہی بک قائم ہے۔

۱۹: مشکوٰۃ باب ”الکرامات“ میں ہے کہ:

”حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ایک بار حضور ﷺ نے دعا فرمائی تو ان کا باغ سال بھر میں دوبار پھل دینے لگا۔“ (۲۰)

۲۱: حاکم اور ابن عدی اور ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”اَشْتَرِيْ عَثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْجَنَّةَ مَرَّتَيْنِ يَبِيعُ الْحَقَّ يَوْمَ دَوْمَةَ وَيَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ۔“ (۲۱)

یعنی ”عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو موقعوں پر حضور علیہ السلام سے جنت خرید کی۔ ایک تو جب کہ جب مدینہ منورہ میں سواروہ کے کوئی کنواں نہ تھا۔ عثمان غنی نے اس کو خرید کر وقف کر دیا۔ دوسرے غزوہ تبوک کے موقع پر جب کہ مسلمان غازی بے سرو سامان تھے ان کو سامان دے دیا۔“

- ۱۷: ”مشکوٰۃ المصابیح“: الخطیب التبریزی ”باب فی المعجزات، الفصل الاول، حدیث: ۵۹۰۴، (ص: ۵۳۶)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی و ”الجامع الصحیح“: مسلم ”کتاب الاشریۃ، باب اداب الطعام والشراب واحکامه، حدیث: ۵۲۶۸، (۱۷۲/۲)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی
- ۱۸: ”مشکوٰۃ المصابیح“: الخطیب التبریزی ”کتاب فی المعجزات، الفصل الثانی، حدیث: ۵۹۱۸، (ص: ۵۴۰)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی و ”السنن“: الترمذی ”ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، باب ماجاء فی بذنبہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، حدیث: ۳۶۲۰، (۲۰۳/۲)، طبع ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی۔
- ۱۹: ”مشکوٰۃ المصابیح“: الخطیب التبریزی ”کتاب فی المعجزات، الفصل الثالث، حدیث: ۵۹۴۳، (ص: ۵۴۳)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی و ”شرح السنۃ“: النجوى ”کتاب الفضائل، باب جامع صفته صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، حدیث: ۳۷۰۴، (ص: ۷۷/۲)، طبع دار الفکر، بیروت و ”الاستیعاب“: القرطبی ”کتاب کنی النساء، باب المیم، ام معبد الخزاعیۃ، ترجمۃ، ترجمۃ: ۳۶۲۹، (۵۱۳/۲)، طبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت و ”الوفاء باحوال المصطفیٰ“: ابن الجوزی ”ابواب ہجرته صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الی المدینۃ، الباب الرابع فی ذکر حدیث: ام محبدر رضی اللہ تعالیٰ عنہا“، (۳۸۲/۱)، طبع المؤسسة السعیدیۃ، الریاض
- ۲۰: ”مشکوٰۃ المصابیح“: الخطیب التبریزی ”باب الکرامات الفصل الثانی، حدیث: ۵۹۵۲، (ص: ۵۴۵)، طبع نور محمد اصح المطابع، کراچی و ”السنن“: الترمذی ”ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، باب مناقب لانس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث: ۳۸۲۷، (۲۲۳/۲)، طبع ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی۔
- ۲۱: ”الکامل فی ضعفاء الرجال“: ابن عدی ”من ابتداء سامیہم بآء من ینسب الی صندب من الضعفاء، من اسمہ بکر، بکر بن بکار“، (۱۹۹/۲)، طبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت و ”المستدرک علی الصحیحین“: ابن عدی ”کتاب معرفۃ الصحابة، فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اشترقی عثمان الجنة مرتین: (۱۰۷/۳)، طبع دار الکتب العربی، بیروت۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سے رومہ کنویں کے بدلے جنت خرید لی اور حضور نے بیچ دی۔ اور جنت وہی بیچے گا جو یا تو جنت کا مالک ہو گا یا مالک کا مختار۔

۲۲: امام احمد، ابویعیم اور ابن حبان نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نے فرمایا:

”اَتَيْتُ بِمَقَالِيدِ الدُّنْيَا عَلَى فَرَسٍ اَبْلَقَ جَاءَنِي بِهَا جِبْرِيلُ“

یعنی ”مجھ کو دنیا کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام وہ کنجیاں چتکبرے گھوڑے پر میرے پاس لائے۔“ (۲۲)

۲۳: ابویعیم نے بہ روایت ابن عباس، حضرت آمنہ خاتون سے روایت کی:

”آپ فرماتی ہیں کہ جب حضور علیہ السلام پیدا ہوئے تو آپ نے سجدہ فرمایا۔ پھر ایک سفید ابر نے حضور کو مجھ سے لیکر غائب کر دیا، پھر کچھ دیر بعد آپ ظاہر ہوئے تو دیکھتی ہوں کہ حضور کے مبارک ہاتھ میں کنجیاں ہیں، اور کوئی کہہ رہا کہ فتمندی اور نبوت کی کنجیوں پر حضور نے قبضہ فرمالیا۔ پھر دوسرا بادل آیا اور اس نے بھی حضور کو مجھ سے غائب کر دیا۔ پھر جو ظاہر ہوئے تو کوئی کہنے والا بولا:

”بِئْسَ بَخِيسٌ مُحَمَّدٌ عَلَى الدُّنْيَا كُلِّهَا لَمْ يَبْقَ خَلْقٌ مِنْ اَهْلِهَا اِلَّا دَخَلَ فِيْ قَبْضَتِهِ۔“

”خوب خوب! محمد ﷺ نے تمام دنیا پر قبضہ فرمالیا دنیا کی

کوئی مخلوق ایسی نہ بچی جو حضور کے قبضے میں نہ آ گئی ہو۔“ (۲۳)

اس روایت کی تائید ”بخاری“ کی اس روایت سے ہوتی ہے جو ہم بحوالہ ”مکلوۃ“ اس فصل کی شروع میں بیان کر چکے ہیں۔ نیز آیت ”انما فتحنا“ بھی اس کی تائید کر رہی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ ساری خلقت الہی میں حضور کی بادشاہی ہے اس کے علاوہ اور ابھی بہت سی احادیث پیش کی جاسکتی ہیں۔ لیکن ایمان والوں کے لئے اتنی ہی کافی ہے۔

مفتی محمد یعقوب رضوی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہٖ وَسَلَّم کا سانحہ ارتحال نامور عالم دین حضرت علامہ مولانا مفتی محمد یعقوب رضوی کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد انتقال فرما گئے۔ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ رَاجِعُوْنَ آپ فاضل درس نظامی، مستند مدرس، باعمل، متقی، پرہیزگار اور کم گو شخصیت تھے۔ آپ نے درس نظامی کی تکمیل جامعہ نظامیہ لاہور سے کی، اور فتویٰ نویسی کی تربیت مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا پیر مفتی محمد اشرف قادری محدث نیک آبادی مدظلہ سے حاصل کی۔ آپ ”الجامعۃ الاشرفیہ“ گجرات میں بطور مدرس، نائب مفتی اور ناظم تعلیمات کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ کی نماز جنازہ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا پیر مفتی محمد اشرف قادری محدث نیک آبادی مدظلہ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علماء کرام، طلباء کرام، اور عوام الناس کثیر تعداد میں موجود تھے۔ نماز جنازہ کے بعد آپ کو جلاپور جٹاں ضلع گجرات میں سپرد خاک کیا گیا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)

۲۲:۲۲: ”المسند“: احمد بن حنبل ”مسند المکثرین، مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث: ۱۲۵۶۷، (۳/۳۲۸)، طبع دارصاد، بیروت۔ ”الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان“: علاؤ الدین علی الفارسی ”کتاب التاریخ، باب صفته و اخبارہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ذکر وصف مفاتیح خزائن الارض الخ، حدیث، ۶۳۶۳، (۲۷۹/۱۲)، طبع مؤسسة الرسالة، بیروت۔ ”الخصائص الکبریٰ“: السیوطی ”باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بالنصر والرعب مسیرۃ شہرامامہ ومہزخلفہ، (۱۹۵/۲)، طبع المكتبة النورية رضویة، لائلپور۔

۲۳: ”الخصائص الکبریٰ“: لسیوطی ”باب ظهر فی لیلة مولده صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من المعجزات والخصائص، (۱/۲۸)، طبع المكتبة النورية الرضویة، لائلپور۔

# حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوبِ خدا ٹھہرے

”میں نے چاند فی رات میں حضور ﷺ صَلَوةً وَسَلَامًا کو سُرخ جبہ زیب تن کئے دیکھا (ایک نظر چاند کو دیکھا) ایک نظر حضور کو دیکھا (تو میں نے فیصلہ یہ کیا) کہ میرے نزدیک آپ چاند سے زیادہ خوبصورت ہیں۔“ (مسائل ترمذی عریف)

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے چاند کے چہرے پہ چھائیاں آقا کا چہرہ صاف ہے حسن اتنا ہوا اور پھر ہر وقت چہرے پہ مسکراہٹ ہو جیسا کہ ”صحیح بخاری شریف“ میں حضرت جریر بن عبد اللہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے جب اسلام قبول کیا محبوب ﷺ نے کبھی مجھ سے پردہ نہ فرمایا اور آپ نے جب بھی میری طرف دیکھا، مسکرا کر دیکھا۔

صوفیاء کرام نے کتب تصوف میں ایک حدیث قدسی لکھی ہے: ”كُنْتُ كَمُزًا مَخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْرِفَ فَخُلِقْتُ مُحَمَّدًا صَلَی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے چاہا کہ پہچان جاؤں پس میں نے محمد ﷺ کو پیدا فرمایا۔ چونکہ حسن جب تک دیکھا یا نہ جائے کمال کو نہیں پہنچتا اسلئے اللہ نے اپنے غیر محدود حسن کو دکھانے کیلئے اپنی قدرت کے ہاتھوں سے اپنا محبوب بنا کر اپنے حسن کے جلووں کا مظہر اتم بنا دیا:

ایسی تصویر محبوب کی کھینچ لی  
خود خدا کو بنا کر سرور آگیا  
باب مدینہ العلم مولائے کائنات علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جس نے آپ ﷺ کو چاہا دیکھا (حسن کی تاب نہ لا کر) وہ مبہوت ہو گیا (اور اس پر سکتہ طاری ہو گیا کہ کس پیکر حسن کے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط  
اہل عشق و محبت کا عقیدہ ہے کہ اگر بطور دلیل نبوت حضور ﷺ صَلَوةً وَسَلَامًا کو قرآن پاک یا معجزات نہ بھی عطا کئے جاتے تو آپ ﷺ صَلَوةً وَسَلَامًا کو اللہ تعالیٰ نے جو عرف ظاہری حسن عطا فرمایا ہے وہ بھی نبوت کی دلیل کیلئے کافی تھا کہ

آفتاب آمد دلیل آفتاب  
گرد لیل باید ازوئے رو متاب  
جن کے سینے سے پھول کو خوشبو ملے۔ جس کے حسن سے چاند کو چمک اور سورج کو دمک ملے جو زلف سنوارے تو رات کو اندھیرا مل جائے۔ جو چہرے سے پردہ ہٹائے تو صبح کو سویرا مل جائے۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”(آپ یہود کے بہت بڑے عالم تھے) مجھے یہود نے حضور ﷺ صَلَوةً وَسَلَامًا کے متعلق بہت غلط غلطیاں بتا رکھی تھیں۔ لیکن جب حضور ﷺ صَلَوةً وَسَلَامًا مدینہ پاک تشریف لائے اور میں نے محبوب ﷺ کا چہرہ انور دیکھا تو یقین ہو گیا یہ چہرہ کسی جموئے کا ہو ہی نہیں سکتا۔ گر کر قدموں میں قربان ہو گئے۔ پڑھ کر کلمہ مسلمان ہو گئے۔“

ابن سلام فرماتے ہیں: ”میں لوگوں کے ساتھ آپ کی زیارت کو حاضر ہوا جب آپ کا چہرہ نظر آیا تو میں پہچان گیا کہ یہ ہرگز جموئے کا چہرہ نہیں ہے۔ اور سب سے پہلا کلام میں نے آپ کی زبان سے جو سنا وہ یہ تھا اے لوگو! اسلام پھیلاؤ، کھانا کھاؤ، رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔“ (ابن ملجہ عریف)  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

سامنے کھڑا ہے) اور قریب ہوتا گیا (تو آپ کی مسکراہٹیں مسکراہٹیں اسکی بیت دور کرتی تھیں) تو آپ کا شیدائی ہوتا گیا اور آپ کی تعریف کرنے والا یہی کہے گا کہ میں نے آپ جیسا نہ کبھی پہلے دیکھا نہ بعد میں ﷺ۔“

(مصلح ترمذی عربی)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”حضور ﷺ صَلَوةً وَكَلَامًا کے سامنے والے دانتوں (ثلیا علیا) میں تھوڑا فاصلہ تھا جب بولنے تو ایسا لگتا جیسے نور نکل آیا ہے۔“

(مصلح ترمذی عربی)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”ہم جب حضور ﷺ صَلَوةً وَكَلَامًا کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم میں سے ہر کوئی چاہتا (بلکہ ترستا) کہ آپ کی جانب کھڑا ہوتا کہ سرکار ﷺ سلام کے وقت کے وقت اپنا چہرہ ہماری طرف کریں۔“

(ابو داؤد عربی جلد: ۱۰۱ ص ۱۰۱)

حضور ﷺ صَلَوةً وَكَلَامًا نے ارشاد فرمایا:

”میرا حسن و جمال پردے میں چھپا ہوا ہے اگر ظاہر ہو جائے تو لوگوں کا حال اس حال سے زیادہ ہو جو ان کا یوسف علیہ صَلَوةً وَكَلَامًا کو دیکھ کر ہوا (سبحان اللہ) مگر اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے میرے حسن کو چھپا رکھا ہے۔“ (درشمن فی مبعرات النبی الامین)

حضرت ابو بکر صدیق کو سرکار نے خود فرمایا:

”اے ابوبکر! مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے مبعوث فرمایا مجھے میرے رب کے سوا کسی نے (کما حقہ) پہچانا ہی نہیں۔ (یا میری حقیقت کو رب کے سوا کسی نے نہیں پہچانا)۔“ (مطلع المسرات)

مذکورہ مضمون ”مطلع المسرات“ اور ”درشمن“ کے علاوہ تھوڑے تغیر کے ساتھ ”نشر الطیب“ ص: ۱۷۸، ”قائد قاسمی“ ص: ۵، ”انوار محمدیہ“ ص: ۸۷، ”زرقاتی“ ج: ۵، ص: ۱۹۸، ”جمع الوسائل بشرح الشماک“ ج: ۲، ص: ۷۷ اور ”مدارج النبوة“ ج: ۱، ص: ۱۰۹ اپنی بھی موجود ہے جس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ

محمد سر وحدت ہیں رزان کی تو کیا جانے  
شریعت میں تو بندے ہیں حقیقت میں خدا جانے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

”حضور ﷺ صَلَوةً وَكَلَامًا کا حسن و الجمال ان کا رنگ گورا نورانی تھا اور جو بھی آپ کا وصف بیان کرتا چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دیتا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

”میں نے کسی کو حضور ﷺ صَلَوةً وَكَلَامًا کے چہرہ اقدس سے بڑھ کر حسین نہیں دیکھا مجھے یوں لگتا ہے کہ گویا سورج ان کے چہرے پہ چلا گردش کر رہا ہے۔“

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”جب اندھیری رات میں آپ کی پیشانی ظاہر ہوتی ہے تو روشن چراغ کی طرح چمکتی ہے۔“ (انوار محضہ) (مصلح ترمذی عربی)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”تمہارے نبی تمکین حسن، اعلیٰ نسب اور اچھی آواز والے ہیں سرکار کا چہرہ اس قدر نورانی تھا کہ اس کی چمک سے دیواریں چمک اٹھتیں۔“

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں:

”سرکار ﷺ کے چہرہ اقدس کی روشنی سے دیواریں اس طرح چمکتی تھیں جیسے سورج کی روشنی چمکتی ہے۔“ (مواہب لدنیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

”میں سرکار کے چہرے کی روشنی میں سوئی میں دھاگہ ڈال لیتی۔“

سوزن گم شدہ ملتی ہے تبسم سے تیرے  
شام کو صبح بنانا ہے اجالا تیرا  
ملا علی قاری علیہ رحمۃ ”جمع الوسائل بشرح الشماک“ میں فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ صَلَوةً وَكَلَامًا کے چہرہ انور کو چاند یا سورج سے تشبیہ دینا شاعروں اور عربی ادیبوں کا طریقہ اور عام عادت ہے ورنہ حضور ﷺ صَلَوةً وَكَلَامًا کی کسی بھی صفت سے کوئی شے ہمسری اور برابری نہیں کر سکتی اس لئے کہ آپ ہر شے سے افضل و اعلیٰ ہیں۔



# غلامی یا نافرمانی

(اللہ عزوجل کے عطا کردہ علم غیب سبب) حضور ﷺ نے اس (عقبہ بن مصیط) کے قتل کی خبر دی۔ چنانچہ وہ بدر میں مارا گیا۔ ابی بن خلف اس کا دوست تھا۔ اُسے (یعنی عقبہ بن معیط کو) قیامت میں اس (یعنی ابی بن خلف) کی دوستی پر ندامت ہوگی آیت کا شان نزول اگرچہ خاص ہے مگر اس کا حکم عام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کیلئے دو چیزیں ضروری ہیں۔ اچھوں سے اُلفت، بُروں سے نفرت

اس لئے کفار ان دونوں (باتوں سے محرومی) پر کف افسوس ملیں گے۔ کفار سے دینی محبت کفر ہے اور دنیاوی محبت ضعف ایمان۔“

(”نور العرفان“ ص: ۵۷۷، ۵۷۸)

اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

”لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْجُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى۔“

”ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیروں سے تشبہ کرے نہ یہود سے تشبہ کرو نہ نصرا نیوں سے۔“

(”جامع الترمذی ابواب الاسیذان والاداب ما جاء فی

تبلیغ الاسلام)

اور میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

”(کافروں کی مجالس) ہر وقت معاذ اللہ محل نزول لعنت ہیں (یعنی ان لوگوں کی بیٹھکیں ہر وقت لعنتیں اترنے کے مواقع ہیں) تو اُن سے دُوری بہتر، یہاں تک کہ علماء فرماتے ہیں:

”اُن کے محلہ میں ہو کر گزر ہو تو شتابی کرتا ہوا (یعنی جھٹ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

اللہ عزوجل نے امت مسلمہ کی بھلائی انکی ہدایت کے لئے اس امت کو ایسے قوانین، ایسے اصول فراہم کئے جن قوانین پر عمل کر کے انکو عملی جامہ پہنا کر یہ امت سعادت الدارین حاصل کر سکے اور تاریخ گواہ ہے کہ جب اس امت نے اصولوں و قوانین کو اپنے اوپر لاگو کیا تو دنیا کے اندر بھی عزت کی زندگی گزاری اور آخرت میں بھی اپنے رب کے حضور سرخرو ہوئے، ان قوانین میں ایک ایسا قانون بھی ہے جب تک اُس کو اپنی ذات پر لاگو نہ کر لیں ہم کامل مومن نہیں بن سکتے۔ اس اصول کو ان شاء اللہ عزوجل قرآن وحدیث واقوال بزرگان دین سے سمجھ گیں اور ان کو اپنی زندگی کے اندر منطبق کریں گے۔

اللہ عزوجل ”قرآن مجید فرقان حمید“ میں ارشاد فرماتا ہے:

”يُؤْتِيكَ لِيُتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فَلَانًا خَلِيلًا۔ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ط۔“

(”پ: ۱۹“ الفرقان، ۲۸، ۲۹)

”وائے خرابی میری! ہائے! کسی طرح میں نے فلا نے کو دوست نہ بنایا ہوتا، بے شک اس نے مجھے بہکا دیا، میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے۔“

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمۃ الحنان فرماتے ہیں:

”شان نزول یہ آیت عقبہ بن معیط کے متعلق نازل ہوئی جس نے اوّل کلمہ پڑھ لیا تھا پھر ابی بن خلف کے کہنے سے مرتد ہو گیا۔

ہیں۔ وہ کفار بد اطوار بانگ دہل میرے پیارے دین دین اسلام پر میرے پیارے آقا ﷺ پر کچڑا چھالتے ہیں۔ انکی گستاخیاں کرتے ہیں ہم پھر بھی انکو دوست رکھتے ہیں۔ ہم پھر بھی ان کو FOLLOW کرتے ہیں۔

اللہ عزوجل ”قرآن مجید فرقانِ حمید“ میں ارشاد فرماتا ہے:  
 ”وَمَا يَنْصِبَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الدِّينِ كُرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ۔“  
 (کنز الایمان)  
 ”اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔“

رحمت عالم ﷺ کا فرمان معظم ہے:  
 ”تم ان سے دور رہو اور وہ تم سے دور ہیں، کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔“

(”مقدمہ صحیح مسلم“ ص: ۹، حدیث: ۷)  
 ”ہمیں بار بار تنبیہ کی جا رہی ہے کہ کفار سے دور رہو۔ ان سے دوستی نہ کرو۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ہم ایک طرف تو نعرہ لگاتے ہیں:

”غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے۔“  
 اور دوسری طرف ہم اس کے بالکل خلاف کرتے ہیں۔

ہمارے قال و حال میں بالکل تضاد پایا جا رہا ہے  
 واعظ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی  
 برق طبعی نہ رہی شعلہ حقانی نہ رہی  
 رہ گئی رسم اذان روح بلالی نہ رہی  
 فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی  
 یعنی وہ صاحب اوصاف مجازی نہ رہے۔

اے میرے مسلمان بھائیو! میرے آقا کے عشق کے دم بھرنے والو جب ناموس رسالت کا نام لیا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے انکی مصنوعات کا بائیکاٹ کرو، انکی مصنوعات کا وقتی طور پر بائیکاٹ تو کیا جاتا ہے مگر انکی گندی سیرت کا بائیکاٹ نہیں کیا جاتا افسوس ہے اس بات پر کہ ان کی سیرت کا بائیکاٹ کرنے کی بجائے ہم اپنے آقا کی سیرت کا بائیکاٹ کر دیتے ہیں۔

(پٹ) نکل جائے۔“  
 (”فتاویٰ رضویہ“ ج: ۲۳، ص: ۵۲۵)  
 اور صدر الشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:

”کفار کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھاپاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں۔ یوں ہی کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا (یعنی تمغہ دینا) جبکہ مقصود اُس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔“

(”بہار شریعت“ حصہ: ۹، ص: ۱۸۲)  
 اور وقار الملت حضرت مولانا مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی علیہ الرحمۃ العوی فرماتے ہیں:

”کہ مسلمان کو کسی غیر مسلم کے ساتھ دوستی اور محبت کے تعلقات رکھنا جائز نہیں۔“  
 (”وقار الفتاویٰ“ ج: ۱، ص: ۳۳۵)  
 عزیزان محترم قرآن وحدیث واقوال بزرگان دین ہمیں ایک اصول فراہم کر رہے ہیں کہ اسے مسلمانوں کو کفار بد اطوار کو دوست مت بناؤ ان سے دور رہو ان کو اپنا پیار غار یا رھزار نہ بنانا ان کو اپنا ہم پیالہ ہم نوالہ نہ بنانا۔

میرے بھائیو! ہمیں اپنے گریبان کے اندر جھانکنا ہوگا کیا ہم اس اصول پر عمل کر رہے ہیں تو یقیناً جواب نفی میں ہوگا کہ ہم قرآن وحدیث کا خلاف کر رہے ہیں حال یہ ہے کہ ہم ان سے دوستیاں کرتے ہیں، حال یہ ہے کہ ہمارا کردار انکے مطابق، ہماری سیرت انکے مطابق، بیٹھتے ہیں تو انکے مطابق، چلتے ہیں تو انکے مطابق، کھاتے ہیں تو انکے مطابق ہماری تعلیم انکے مطابق، گویا کہ ہر وقت کفار کی سیرت کو اپنانے کی دن رات کوشش کی جا رہی ہے۔

وضع میں نصاریٰ تو تمدن میں ہنود  
 یہ ہے مسلمان جسے دیکھ کر شرمائے یہود  
 افسوس کی بات یہ ہے کہ جن کفار کے افکار کو ہم اپنے اوپر لاگو کرتے ہیں۔ جن کو ہم FOLLOW کرتے ہیں، جنکے پاس اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے بھیجتے ہیں جنکے نغمے اپنی زبانوں پر گن گناتے

میرے بھائیو! قابل غور بات یہ ہے کہ جب ہم آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر انگلیں ہمیشہ سائل بناتے ہیں، کہاں جاتا ہے اس وقت ہمارا عشق، کہاں جاتی ہے ہماری غیرت ایمانی، ہمارا عشق ہمیں جھنجھوڑتا نہیں ہے؟ اور جب ہم اپنے پیارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کی مبارک نشانی داڑھی مبارک کو معاذ اللہ کاٹ کر نالی میں بہا دیتے ہیں، کہاں جاتا ہے ہمارا عشق، کہاں جاتا ہے ہمارا نعرہ ”غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے۔“

امیر اہلسنت مولانا ابوالبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے کلام میں فرماتے ہیں:

سرکار کا عشق بھی کیا داڑھی منڈاتا ہے  
کیوں عشق کا چہرے سے اظہار نہیں ہوتا

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ:

”قُصُّوا سِبَالَكُمْ وَوَفُّوا عَثَانِيَتَكُمْ وَقَالُوا اَهْلَ الْكِتَابِ۔“  
”موتھیں کتراؤ اور داڑھیوں کو کثرت دو یہود و نصاریٰ کا

اختلاف کرو۔“ (مسند احمد بن حنبل عن ابی امامہ بیروت ۲/۲۵۵)  
یہاں یہ بات واضح ہوگئی کہ داڑھی منڈانا مسلمان کا طریقہ نہیں بلکہ دشمنان اسلام کا طریقہ ہے۔

اور جب ہم اپنے بچوں کو ان کے طور طریقے سکھاتے ہیں، انکے پاس تعلیم کیلئے بھیجتے ہیں کہاں جاتا ہے ہمارا عشق؟  
میرے بھائیو! ہمیں ہوش کے ناخن لینے ہو گئے آج ہم نے اپنے آقا کی سنت کو چھوڑ دیا ہے۔

حضرت ام صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

”مَنْ لَمْ يَعْمَلْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔“

”جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ میں سے نہیں۔“

(سنن ابن ماجہ ابواب النکاح باب ماجاء فی فصل

النکاح ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

میرے بھائیو! فیصلہ آپکے ہاتھ میں ہے کہ ہمارا وجود آقا کی غلامی میں بسا ہوا ہے..... یا..... نافرمانی میں لتھڑا ہوا ہے؟ تو یقیناً

دل سے آواز آئے گی کہ یہ غلامی نہیں نافرمانی ہے۔  
آج ریلیاں نکالنے سے کام نہیں بنے گا ہمیں مسلمان مرد بن کر میدان میں اترنا ہوگا اور گستاخان رسول ﷺ کا اعتقادی، فکری، عملی بائیکاٹ کرنا ہوگا۔

مثل بو قید ہے غنچے میں پریشان ہو جا  
رخت بردوش ہوئے چمنستان ہو جا  
لئے تنک مایہ تو ذرے سے بیاباں ہو جا  
نغمہ موج سے ینگامہ طوفان ہو جا  
قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے  
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اُجالا کر دے

اور تمام تمام ادیان میں سے غالب دین اور پسندیدہ دین دین اسلام ہے اس دین اسلام کی ترقی کی کیلئے میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنی تکلیفیں اٹھائی ہیں کہ اس سے پہلے کسی نے اتنی تکلیفیں نہ اٹھائیں دین اسلام ہم تک لاکھوں قربانیوں کے بعد پہنچا ہے۔ لیکن ہم نے اس کی قدر نہ کی ہم نے اپنے دین کو بھلا دیا ہے۔

اے خاصہ خاصان رُزل وقت دُعا ہے  
امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے  
جو دین بڑی دھوم دھام سے نکلا تھا وطن سے  
پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے  
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت  
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے  
آج ہمارا معاشرہ جس بے راہ روی کا شکار ہے جس تباہی  
کے دہانے پر کھڑا ہے اسکی MAIN وجہ ہمارا قرآن و حدیث کی  
تعلیمات سے اعراض کرنا ہے۔

درس قرآن گر نہ بھلایا ہوتا  
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا  
لیکن آج بھی ہم اگر قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنی  
زندگی کا لائحہ عمل تیار کریں تو ہم سعادت الدارین حاصل کر سکتے ہیں۔  
کی محمد ﷺ وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں  
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

# ضرب النعال علی رؤوس الجہال

کے نام سے شائع کیا جس سے دارالعلوم دیوبند کے ایوانوں میں صف ماتم بچھ گیا اور آج جبکہ اس واقعہ کو سو سال سے بھی زیادہ عرصہ گزر چکا ہے ہر طرف سے ہائے ہائے صدائیں آرہی ہیں۔ کیوں نہ ہو

یہ رضا کے نیزے کی مار ہے  
کہ عدو کے سینے میں غار ہے

اس وقت سے لے کر آج تک دیوبندی حضرات کو اکھا کر کانیں کانیں کر رہے ہیں لیکن اس کانیں کانیں کے باوجود بھی اپنے اکابرین کی عبارات کو درست ثابت نہیں کر سکے بلکہ الٹا ان کفریات پر ڈگری کے ساتھ ساتھ مزید کفریات کا طوق گلے میں ڈال کر واصل فی النار ہوتے جا رہے ہیں اشرف علی تھانوی کے رسالہ ”حفظ الایمان“ کی کفریہ عبارت کی سنگینی اور دیوبندیوں کی طرف سے دفاع میں بے بسی کا اندازہ اس خط سے لگایا جاسکتا ہے جو اشرف علی تھانوی کے معتقدین نے اسے حیدرآباد دکن سے لکھا تھا جس میں انتہائی بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے اشرف علی تھانوی کو اس عبارت سے رجوع کا مشورہ دیا گیا تھا۔ اشرف علی تھانوی نے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ”حفظ الایمان“ کی عبارت میں ترمیم کر دی اور اسے ”تغییر العوان“ کے نام سے شائع کیا لیکن توبہ کی توفیق پھر بھی نہیں ہوئی۔

دیوبندی اکابرین و اصاغرین ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے باوجود اپنے اکابرین کی کفریہ عبارات کو درست ثابت تو نہیں کر سکے اُلٹا چور کو تو وال کو ڈانٹنے کے مصداق اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ جیسے آفتابِ حقیقت کو اپنے گھر کے کالے ڈھونپ سے مکدر کرنے کیلئے ان کی ذات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط  
حضور ﷺ کی شان میں تنقیص کرنا، اپنی کتابوں میں گھٹیا عبارتیں لکھنا، انھیں چھاپنا، بیچنا اور پھر ان کو صحیح ثابت کرنے کیلئے باطل تاویلات کے ذریعے ایڑی چوٹی کا زور لگانا یہ فرقہ دیوبندیہ وہابیہ کا شعار ہے۔ حضور ﷺ کی شان میں جس قدر تنقیص اس فرقہ نے کی ہے اس کی مثال نہیں ملتی کبھی یہ لوگ حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کو درست لکھتے ہیں کہ اس سے آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے میں کوئی فرق نہیں آتا، کبھی لکھتے ہیں کہ انبیاء اُمّتوں سے صرف علوم میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل تو اس میں بعض دفعہ اُمّتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں، کبھی یہ لوگ اپنے پیشوا شیطان لعین کے علم کو حضور ﷺ کے علم سے زیادہ بتاتے ہیں اور حضور ﷺ کے لئے یہی علم ثابت کرنے کو شرک گردانتے ہیں، کبھی یہ لوگ حضور ﷺ کے علم کو بہائم، مجانین اور بچوں کے علم کے برابر بتاتے ہیں۔ ایسی عبارتیں لکھنا، ان کی تاویلات کرنا اور پھر بھی اپنے آپ کو اہل حق اور دین کے خادم کہنا یہ دیوبندیوں کے دل گردے کا ہی کام ہے کسی ایمان والے کا کام نہیں ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی نور اللہ مرقدہ نے ۱۹۰۶ء کو اکابرین دیوبند کے عقائد علمائے حرمین شریفین کی خدمت میں پیش کیے اور ان سے ایسے عقائد رکھنے والوں کے بارے میں حکم دریافت کیا تو ۳۳ علمائے حرمین شریفین نے ایسے عقائد رکھنے والوں کو کافر قرار دیا۔ اعلیٰ حضرت نے اکابرین دیوبند کے بارے میں علمائے حرمین شریفین کے ان فتاویٰ کو ”حسام الحرمین علی منکر الکفر والمین“

پر مختلف قسم کے بے بنیاد الزام لگاتے ہیں۔ ان ہی الزاموں میں سے ایک الزام اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ کے رسالہ ”اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام“ میں دیئے گئے فتویٰ کے بارے میں ہے۔

حضرو (انک) میں دیوبندیوں کے فرقہ غلام خانہ کے ایک ادارہ ”جامعہ اشاعت القرآن“ سے تعلق رکھنے والے غلام خانی راجہ بازاری مدرسین کی لکھی ہوئیں دو کتابیں ”تحریک آزادی پاکستان اور مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی“ اور ”انصاف“ موصول ہوئیں جن میں دیوبندی غلام خانی راجہ بازاری مدرسین جامعہ اشاعت القرآن نے اپنی روایتی فنکاری جو انھیں دیوبند سے ورثے میں ملی ہے، سے کام لیا ہے اور جھوٹ پر جھوٹ بول کر اپنے اس خدا کی سنت پر عمل کیا ہے جس کے بارے میں ان کے بڑوں نے کذب بالفعل کا عقیدہ تراشا ہے۔ جبکہ ہمارا خدا وہ ہے جو جھوٹ جیسے قبیح فعل سے مبرا ہے۔

خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا (۱)

ترجمہ: اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔ (۲)

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا (۳)

ترجمہ: اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔ (۴)

غلام خانی راجہ بازاری مدرسین جامعہ اشاعت القرآن نے لکھا ہے:

”بریلوی تاریخ اور مرزائی تاریخ کا قارورہ آپس میں ملتا جلتا ہے۔ کیونکہ دونوں انگریز کی حلیف جماعتیں ہیں۔ مرزا قادیانی نے جہاد حرام کر کے انگریز کی حمایت کی تو بریلوی اعلیٰ حضرت نے ہندوستان کو دارالسلام قرار دے کر انگریز کی حمایت کی۔“ (۵)

”مرزا قادیانی نے انگریز کی حمایت میں جہاد کو ہی سرے سے حرام قرار دیا۔ بریلوی اعلیٰ حضرت نے اسی حمایت کا دوسرا طرز اختیار کرتے ہوئے ہندوستان کو دارالاسلام قرار دیا۔ مقصد دونوں کا ایک ہی تھا۔“ (۶)

”خان صاحب بریلوی نے مرزا قادیانی کے دوش بدوش ۲۴ صفحات کا ایک مستقل رسالہ یہ ثابت کرنے کیلئے شائع کیا کہ انگریز کے کافرانہ، ظالمانہ دور میں ہندوستان دارالاسلام ہے دارالحرب نہیں۔ اس رسالہ کا نام ”اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام“۔“ (۷)

اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ نے ہندوستان کے دارالاسلام ہونے کے بارے میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے اور اس رسالہ کا نام ”اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام“ (یعنی علم کے پہاڑوں کا اعلان کہ بے شک ہندوستان دارالاسلام ہے) یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۴ مطبوعہ رضافاؤنڈیشن میں موجود ہے۔ غلام خانیوں نے اس رسالہ کا نام لکھا ہے ”اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام“

اولاً: اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ کی تصانیف کے نام سمجھنے کے لیے بھی علم کی ضرورت ہے جن کی علمی اوقات یہ ہے کہ ان کو اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ کے ایک رسالہ کا نام بھی نہیں آتا وہ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ کے فتاویٰ پر اعتراض کے لیے۔ اوئے غلام خانیو! شرم کرو۔

ثانیاً: دوسری بات یہ کہ اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ نے صرف فتویٰ نہیں دیا بلکہ اپنے موقف کو ثابت کرنے کیلئے دلائل کے انبار بھی لگا دیئے ہیں غلام خانیوں نے تو شاید اس کا نام ہی سنا ہو۔ اگر ان میں علمی غیرت کی کوئی رتی تھی تو وہ اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ کے اس فتویٰ

۱: ”النساء“: ۸۷۔

۲: ”کنز الایمان“

۳: ”النساء“: ۱۲۲۔

۴: ”کنز الایمان“

۵: انصاف، صفحہ ۱۸ جمعیت اشاعت التوحید والسنت حضور۔

۶: انصاف، صفحہ ۱۳ جمعیت اشاعت التوحید والسنت حضور

۷: تحریک آزادی پاکستان اور مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی، صفحہ ۲، انصاف، صفحہ ۱۲ جمعیت اشاعت التوحید والسنت حضور



کا دلائل کے ساتھ جواب دیتے کو اکھا کر کائیں کائیں کرنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اعلیٰ حضرت کے اس فتویٰ کا دیوبندی اکابرین سے تو رد ہونے کا یہ غلام خانی چکا دڑ کس گنتی شمار میں آتے ہیں؟ اشرف علی تھانوی نے بھی اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ ”تحذیر الاخوان عن الربو فی الہندوستان“ لکھا ہے۔ جس میں لکھا ہے:

”ہندوستان نہ تو صاحبین (امام قاضی ابویوسف و امام محمد بن حسن شیبانی رحمہما اللہ تعالیٰ) کے قول پر دارالحرب ہے اگرچہ احکام شرک کے اس میں علی الاعلان جاری ہیں لیکن احکام اسلام کے بھی بلاخوف مشتہر ہیں اور دونوں کے باقی رہنے سے دارالحرب نہیں ہوتا اور نہ امام صاحب (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے قول پر دارالحرب ہے کیونکہ احکام کفر بفسیر مذکور یہاں نہیں ہوا بلکہ بدستور احکام اسلام جاری ہیں اور ایسی صورت میں دارالحرب نہیں ہوتا۔“ (۸)

”ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ دارالحرب کے معنی دارالکفر ہیں۔ لیکن پھر بھی اس دارالحرب کی دو قسمیں ہیں ایک دارالامن دوسرا دارالخوف۔ دارالامن میں بہت احکام مثل دارالاسلام کے ہوتے ہیں۔ سو ہندوستان دارالحرب ہے لیکن ہے دارالامن۔ اس لئے زیادہ تر معاملات میں یہاں دارالاسلام ہی کے احکام پر عملدرآمد ہوگا۔“ (۹)

مدرسین جامعہ اشاعت القرآن انگریزی دور کو برادر کہہ رہے ہیں لیکن ان کے حکیم الامت اسے دارالامن کہہ رہے ہیں۔ کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟ اس کا فیصلہ مدرسین جامعہ اشاعت القرآن کر لیں ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

”کسی نے دریافت کیا کہ ہندوستان دارالحرب ہے یا نہیں

فرمایا کہ عموماً دارالحرب کے معنی غلطی سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ جہاں حرب واجب ہو۔ سو اس معنی کو تو ہندوستان دارالحرب نہیں کیونکہ بوجہ معاہدہ کے حرب درست نہیں۔ مگر شرعی اصطلاح میں دارالحرب کی تعریف یہ ہے جہاں پورا تسلط غیر مسلم کا ہو تعریف تو یہی ہے آگے جو کچھ فقہانے لکھا ہے کہ وہ امارت میں اور ہندوستان میں غیر مسلم کا پورا تسلط ہونا ظاہر ہے مگر چونکہ دارالحرب کے نام سے پہلے غلط معنی کا شبہ ہوتا ہے اس لئے غیر دارالاسلام کہنا اچھا ہے پھر اس کی دو قسمیں ہیں ایک دارالامن دوسرا دارالخوف۔ دارالخوف وہ ہے جہاں مسلمان خوفناک ہوں۔ سو ہندوستان دارالامن ہے کیونکہ باوجود غیر مسلم کے پورے تسلط کے مسلمان خوفناک نہیں اور حرب بھی درست نہیں کیونکہ باہم معاہدہ ہے۔“ (۱۰)

مسلمانوں کیلئے لفظ ”خوفزدہ“ کی بجائے ”خوفناک“ بولنا دیوبندی حکیم الامت کی قابلیت کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ جس دیوبندی اُمت کے حکیموں کا یہ حال ہے اس اُمت کے پیاروں کا کیا حال ہوگا؟

اشرف علی تھانوی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے:

”ہندوستان کو بہت علماء نے دارالاسلام کہا ہے، دلیل اس قول کی رسالہ تحذیر الاخوان میں مذکور ہے۔“ (۱۱)

رشید احمد گنگوہی سے کسی نے ہندوستان کے بارے میں پوچھا کہ دارالحرب ہے یا دارالاسلام؟ تو گنگوہی نے یہ جواب دیا:

”دارالحرب ہونا ہندوستان کا مختلف علمائے حال میں ہے۔ اکثر دارالاسلام کہتے ہیں اور بعض دارالحرب۔ بندہ اس میں فیصلہ نہیں کرتا۔“ (۱۲)

۸: تحذیر الاخوان عن الربو فی الہندوستان، صفحہ ۸ اشرف المطابع تھانہ بھون۔

۹: افاضات الیومیہ من الافادات القومیہ جلد ۸ صفحہ ۲۲۸۔

۱۰: ملفوظات کمالات اشرفیہ صفحہ ۲۰۸ از مولوی محمد عیسیٰ الہ آبادی، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

۱۱: امداد الفتاویٰ ۵۸/۳ مکتبہ دارالعلوم کراچی۔

۱۲: فتاویٰ رشیدیہ ۸/۱ میر محمد کتب خانہ تجارت کراچی۔

تنبیہ:

دیوبندیوں میں حقیقت کا سامنا کرنے کی ہمت تو ہے نہیں اس لیے ان کی کتابوں میں جو عبارات ان کے مطلب کے خلاف ہوتی ہیں انھیں نکال دیتے ہیں۔ دیوبندیوں کے ادارہ اسلامیات نے گنگوہی کی کتب کو تالیفات رشیدیہ کے نام سے شائع کیا ہے جس میں فتاویٰ رشیدیہ بھی شامل ہے لیکن دیوبندیوں نے اپنی روایتی فنکاری اور یہودیانہ تحریف کو بروئے کار لاتے ہوئے اس فتوے کو اڑا دیا ہے۔ کیوں.....؟

عبدالحی لکھنوی سے کسی نے ہندوستان کے بارے میں سوال کیا تو اس نے اس سوال کا یہ جواب دیا:

”ہندوستان دارالحرب نہیں ہے بلکہ دارالاسلام ہے چنانچہ ان عبارات فقہیہ سے واضح ہوتا ہے ”خزائنہ المفتین“ میں ہے:

”دارالاسلام لاتصیر دارالحرب الا بآجرائ احکام الشرک فیہا وان یکون متصلا بدارالحرب لایکون بینہما و بین دارالحرب مصر اخر للمسلمین وان لایبقی فیہ مسلم وذمی امنابالامان الاول فمالہم توجدهذا الشرائط لاتصیر دارالحرب۔“

”دارالاسلام دارالحرب نہیں ہوتا ہے مگر احکام شرک کے جاری ہونے اور دارالحرب کے اس قدر متصل ہونے سے کہ اس کے اور دارالحرب کے بیچ میں کوئی دوسرا شہر مسلمانوں کا باقی نہ رہے اور مسلمان اور کسی امان یافتہ ذمی کے باقی نہ رہنے سے پس جب تک کہ یہ شرائط نہ پائے جائیں وہ دارالحرب نہ ہوگا۔“ (۱۳)

تقریباً تین صفحات پر دلائل دینے کے بعد لکھتا ہے:

”پس ہندوستان امام ابوحنیفہ اور صاحبین رحمہما اللہ کسی کے نزدیک دارالحرب نہیں ہے۔“ (۱۴)

یہی عبدالحی ایک اور جگہ پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے:

”سوال: ہندوؤں سے سود لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز نہیں ہے کیونکہ دارالاسلام میں سود لینا اور دینا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا۔“

”اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔“

اور اہل ذمہ معاملات میں مثل اہل اسلام کے ہیں۔ (۱۵)

کیا فرماتے ہیں مدرسین جامعہ اشاعت القرآن کہ اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی اور عبدالحی لکھنوی نے انگریزی دور حکومت میں ہندوستان کو دارالاسلام لکھا ہے کیا یہ بھی انگریز کے حمایتی تھے؟

اگر ہمت ہے تو اٹھاؤ قلم اور ان پر بھی وہی حکم لگاؤ جو تم نے اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ پر لگایا ہے۔

اسلام اور مسلمانوں کو جس قدر نقصان دیوبندی ملاؤں کے فتوؤں سے پہنچا ہے اس قدر نقصان کافروں نے بھی نہیں پہنچایا۔ ان فتوؤں میں سے ایک یہ فتویٰ بھی ہے۔ دارالحرب میں مسلمانوں کو حربی کافر سے سود لینا تو جائز ہوتا ہے لیکن تلوار اٹھانا بھی واجب ہو جاتا ہے یا دوسری صورت میں ہجرت کر جانا لازم ہو جاتا ہے۔

دیوبندی ملاؤں نے گاندھی کو خوش کرنے کیلئے ہندوستان کے دارالحرب ہونے کے فتوے دیئے اور مسلمانوں کو ہجرت کی پٹی پڑھادی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ لاکھوں مسلمان اپنی جائیدادیں اونے پونے ہندوؤں کے ہاتھوں بیچ کر افغانستان ہجرت کر گئے۔ سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے جب افغانستان پہنچے تو وہاں کی حکومت نے افغانستان میں ان مہاجرین کا داخلہ بند کر دیا۔ لٹے پٹے واپس آئے اور انتہائی کمپرسی کی حالت میں زندگی کے دن پورے کرنے لگے۔

الغرض مسلمانوں کے تلوار اٹھانے یا ہجرت کرنے، دونوں صورتوں میں استحصال مسلمانوں ہی کا ہوا۔ مزے کی بات ہندوستان

۱۳: مجموعہ فتاویٰ عبدالحئی ۱۲۳/۱ باب کتاب العلم والعلماء مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔

۱۴: مجموعہ فتاویٰ عبدالحئی ۱۲۶/۱ باب کتاب العلم والعلماء ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔

۱۵: مجموعہ فتاویٰ عبدالحئی ۱۵۱/۲ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔

کے دارالحرب ہونے کے فتوے دینے والے اور مسلمانوں کو ہجرت کی پٹی پڑھانے والے یہی دیوبندی ملاں خود کس سے مس نہ ہوئے اور مزے سے سود کھاتے رہے۔ ان حالات میں امام احمد رضا خان بریلوی نور اللہ مرقہ کی دوربین نگاہ دیکھ رہی تھی کہ مسلمانوں کے ساتھ کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے، آپ میدان میں آئے اور ہندوستان کے دارالاسلام ہونے کا فتویٰ دے کر سود خوروں کے مکروہ عزائم کو خاک میں ملا دیا۔

آپ فرماتے ہیں:

”الحاصل ہندوستان کے دارالاسلام ہونے میں شک نہیں عجب ان سے جو تحلیل ”ربوہ کیلئے“ جس کی حرمت نصوص قاطعہ قرآنیہ سے ثابت اور کیسی کیسی سخت وعیدیں اس پر وارد (اس ملک (ہندوستان) کو دارالحرب ٹھہرائیں اور باوجود قدرت واستقامت ہجرت کا خیال بھی دل میں نہ لائیں گویا یہ بلاد اسی دن کیلئے دارالحرب بنے ہوئے تھے کہ مزے سے سود کے لطف اڑائیے اور بارام تمام وطن مالوف میں بسر فرمائیے۔ استغفر اللہ (۱۶)

دیوبندی جب بھی اس فتویٰ کے تناظر میں اعلیٰ حضرت پر انگریز نوازی کا الزام لگاتے ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ انھیں جوتے کھائے ہوئے عرصہ ہو چکا ہے اب تجدید کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے ہم اہل سنت بھی ان کی خواہش کے عین مطابق جوتے لگاتے ہیں۔ عرصہ ہوا ارشد جستان میں بولیا کے مقام پر دیوبندیوں سے اہل سنت کا مناظرہ ہوا۔ اہل سنت کی طرف سے رئیس التحریر علامہ ارشد القادری نور اللہ مرقہ مناظر تھے۔ دوران مناظرہ دیوبندی مناظر نے یہی اعتراض کیا جس کے جواب میں علامہ ارشد القادری نور اللہ مرقہ نے اسے آڑے ہاتھوں لیا اور دیوبندیوں کی کتابوں سے ہی اس کے اعتراض کی دھجیاں بکھیر دیں اور ساتھ ہی جو الزامی جواب دیا علامہ صاحب ہی کی زبانی ملاحظہ کیجیے:

”میں نے الزامی جواب دیتے ہوئے کہا کہ برطانوی دور حکومت کا ہندوستان تو آپ حضرات کی نظر میں دارالحرب ہے لیکن یہ

بتائیے آج کے کانگریسی دور حکومت کے ہندوستان کو آپ لوگ کیا سمجھتے ہیں؟ دارالاسلام یا دارالحرب؟

جواب دیتے وقت یہ بھی ذہن میں ملحوظ رہے کہ نظام حکومت اب بھی وہی غیر اسلامی ہے۔ صرف نظام چلانے والے ہاتھ بدل گئے ہیں تو یقین جانئے کہ ان کے چہروں پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ دارالاسلام کہہ نہیں سکتے تھے کہ مسلمانوں سے شرم آرہی تھی اور دارالحرب کہتے ہوئے ڈپٹی کمشنر اور ایس پی صاحب کا خطرہ تھا جو سامنے ہی بیٹھے ہوئے تھے اسی کشمکش میں وہ کوئی جواب نہیں دے سکے اور ہمارا سوال آج تک ان کے ذمہ قرض رہ گیا۔“ (۱۷)

ہم اہل سنت آج بھی دیوبندیوں سے یہی سوال کرتے ہیں کہ برائے مہربانی ارشاد فرمائیے کہ آج ہندوستان کیا ہے؟ دارالاسلام یا دارالحرب؟

جواب دیتے وقت باری مسجد کی شہادت، سانحہ احمد آباد اور دیگر وہ واقعات جو گائے کی قربانی کے موقع پر پیش آتے رہتے ہیں، ملحوظ رہنے چاہئیں۔ لیکن۔

نہ خنجر اٹھے گا، نہ تلوار ان سے یہ دیوبندی میرے آزمائے ہوئے ہیں اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقہ نے تاحیات ظاہری انگریز کی عدالت میں حاضری نہیں دی آپ فرماتے تھے کہ جب میں انگریز کی حکومت کو تسلیم ہی نہیں کرتا تو اس کی عدالت میں کیوں حاضری دوں؟ آپ ڈاک لفافے پر ٹکٹ ہمیشہ اٹھا لگاتے تھے اور برملا کہتے تھے کہ میں نے جارج پنجم کا سر نیچا کر دیا۔ اسکے برعکس دیوبندی اکابرین بھاری وظائف اور شمس العلماء کے خطابات پاتے تھے۔ تفصیل ان شاء اللہ آگے آرہی ہے۔

رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد امپٹھوی کے سوانح نگار عاشق الہی میرٹھی نے لکھا ہے:

”جن (رئیس تھانہ قاضی عنایت علی خان اور اس کے ساتھی

۱۶: اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام مشمولہ فتاویٰ رضویہ ۱۴/۱۲ رضا فائونڈیشن لاہور۔

۱۷: سیرت امام احمد رضا خان قادری صفحہ ۱۹ فضل نور اکیڈمی چک سادہ شریف گجرات۔

جنہوں نے انگریز کے خلاف علم بغاوت بلند کیا) کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انہوں نے کمپنی کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا۔ فوجیں باغی ہوئیں حاکم کی نافرمان بنیں قتل و قتل کا بند بازار کھولا اور جوانمردی کے غرہ میں اپنے پیروں پر خود کھپاڑیاں ماریں۔“ (۱۸)

گورنمنٹ ”ایسی رحمدل“ ہو اور دیوبندی اس کے خلاف بغاوت کریں یہ تو ناممکن تھا لیکن کچھ لوگوں نے ان پر الزام لگایا کہ اس بغاوت کے اصل الاصول یہی دیوبندی ہیں تو اس بات کی تردید کرتے ہوئے عاشق الہی میرٹھی لکھتا ہے:

”جب بغاوت و فساد کا قصہ فرو ہوا اور رحمدل گورنمنٹ کی حکومت نے دوبارہ غلبہ پا کر باغیوں کی سرکوبی شروع کی تو جب بڑوں مفسدوں کو سوائے اس کے اپنی رہائی کا کوئی چارہ نہ تھا کہ جھوٹی سچی تہمتوں اور مجبوری کے پیشے سے سرکاری خیر خواہ اپنے کو ظاہر کریں انہوں نے اپنا رنگ جمایا اور ان گوشہ نشین حضرات پر بھی بغاوت کا الزام لگایا۔“ (۱۹)

رشید احمد گنگوہی کو جب یہ معلوم ہوا کہ اس پر انگریزوں کے خلاف بغاوت کا الزام لگایا گیا ہے پریشان ہونے کی بجائے مطمئن تھا کہ:

”جب میں حقیقت میں سرکار کا فرما بردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکانہ ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اُسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔“ (۲۰)

رشید احمد گنگوہی گرفتار بھی ہوا لیکن جلد ہی انگریزوں کو پتا چل گیا کہ یہ تو اپنا ٹٹو ہے جسے غلطی سے گرفتار کر لیا گیا ہے تو رہا کر دیا گیا۔

ملاحظہ کیجیے:

”جیسا کہ آپ حضرات اپنی مہربان سرکار کے دلی خیر خواہ تھے تازیت خیر خواہ ہی ثابت رہے..... گرفتار ہوئے اور چھ مہینے حوالات میں بھی رہے آخر جب تحقیقات اور پوری تفتیش و چھان بین سے کاشمیر فی نصف النہار ثابت ہو گیا کہ آپ پر جماعت مفسدین کی شرکت کا محض الزام ہی الزام اور بہتان ہی بہتان ہے اس وقت رہا کیے گئے۔“ (۲۱)

ایک اور دیوبندی مؤرخ محمد میاں لکھتا ہے:

”حضرت مولانا گنگوہی وغیرہ پر برطانوی حکومت نے فساد کا الزام لگایا اور ان بزرگوں نے اس سے انکار کیا ان کا انکار بالکل صحیح تھا کیونکہ انہوں نے فساد (انگریزوں کے خلاف بغاوت) میں قطعاً حصہ نہیں لیا۔“ (۲۲)

حقیقت بھی یہی ہے کہ دیوبندی اکابرین نے انگریزوں کے خلاف کسی جہاد میں حصہ نہیں لیا بلکہ یہ لوگ دوسروں کو بھی اس سے منع کرتے تھے اور ایسا کرنے والوں کے خلاف لڑائی کرتے تھے۔

ملاحظہ کیجیے:

”سنا گیا ہے کہ قاضی عنایت علی کو ہمارے اکثر دینی حضرات نے اس کا ردوائی سے منع کیا اور کمپنی کی طرف سے یہی پیام پہنچایا گیا کہ تم فساد سے باز آؤ اپنے بھائی کو صبر کرو غلطی سے یہ حرکت ہوگئی اگر تم انتقام سے باز آگئے تو تم کو تھانہ کا نواب بنا دیا جائے گا۔“ (۲۳)

”ان ایام میں آپ کو ان مفسدوں سے مقابلہ بھی کرنا پڑا جو غول کے غول پھرتے تھے۔ حفاظت جان کے لیے تلوار البتہ اپنے پاس رکھے تھے اور گولیوں کی بوچھاڑ میں بہادر شیر کی طرح نکلے چلے

۱۸: تذکرۃ الرشید ۴۱/۱ مکتبہ شیخ زکریا مفتی سٹریٹ سہارنپور / ادارہ اسلامیات لاہور

۱۹: تذکرۃ الرشید ۴۱/۱ مکتبہ شیخ زکریا مفتی سٹریٹ سہارنپور / ادارہ اسلامیات لاہور۔

۲۰: تذکرۃ الرشید ۸۰/۱ مکتبہ شیخ زکریا مفتی سٹریٹ سہارنپور / ادارہ اسلامیات لاہور۔

۲۱: تذکرۃ الرشید ۴۹/۱ مکتبہ شیخ زکریا مفتی سٹریٹ سہارنپور / ادارہ اسلامیات لاہور۔

۲۲: علماء ہند کا شاندار ماضی ۸۳۶/۲ جمعیت پبلی کیشنز لاہور، اشاعت پنجم اپریل ۲۰۰۹ء۔

۲۳: حاشیہ تذکرۃ الرشید ۴۱/۱ مکتبہ شیخ زکریا مفتی سٹریٹ سہارنپور / ادارہ اسلامیات لاہور سوانح قاسمی ۲۲/۲، ۱۲۲ مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

کانام لے کر جو باغیوں کی فوج کی افسری کر رہے تھے کہتے جاتے تھے کہ لڑنے کا کیا فائدہ خضر کو تو میں انگریزوں کی صف میں پارہا ہوں۔ نواب صاحب ہی دوسرے واقعہ کا ذکر بھی فرماتے تھے کہ غدر کے بعد جب گنج مراد آباد کی ویران مسجد میں حضرت مولانا جا کر مقیم ہوئے تو اتفاقاً اسی راستہ سے جس کے کنارے مسجد ہے کسی وجہ سے انگریزی فوج گذر رہی تھی، مولانا مسجد سے دیکھ رہے تھے، اچانک مسجد کی سیڑھیوں سے اتر کر دیکھا گیا کہ انگریزی فوج کے ایک سائیکس سے جو باگ ڈور کھوٹے وغیرہ گھوڑے کا لیے ہوئے تھا اس سے باتیں کر کے مسجد واپس آ گئے، اب یاد نہیں رہا کہ پوچھنے پر یا خود بخود فرمانے لگے کہ سائیکس جس سے میں نے گفتگو کی یہ خضر تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا حال ہے تو جواب میں کہا کہ حکم یہی ہوا ہے“ (۲۶)

جن کے خضر انگریزوں کی صفوں میں لڑیں اور انگریزوں کے سائیکس ہوں وہ خود کیوں نہ انگریزوں کی صفوں میں لڑیں؟

اب ذرا دیوبندیوں کی انگریزی اقتدار کے دوام کے لیے خدمات اور انگریزوں کی طرف سے ان کی خدمات کے اعتراف میں انعامات اور خطابات کی ایک جھلک ملاحظہ کیجیے:

دیوبندیوں پر انگریزوں کی طرف سے کیے جانے والے انعامات کی مختصر فہرست:

نام: اشرف علی تھانوی

انگریزی خدمت:

”تحریکات کی مخالفت اور تحریک ریشی رومال کا راز افشاء

کیا۔“

انگریزوں کی طرف سے انعام:

”چھ سو روپے ماہوار وظیفہ اور حکیم لامت کا خطاب۔“ (۲۷)

آتے تھے۔ ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی اپنے رفیق جانی اور طبیب روحانی اعلیٰ حضرت حاجی صاحب و نیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ بندوچوں سے مقابلہ ہوا گیا۔ یہ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا اس لیے اٹل پہاڑ کی طرح براجم کر ڈٹ گیا اور سرکار پر جانثاری کیلئے تیار ہو گیا۔ اللہ رے شجاعت و جوانمردی کہ جس ہولناک منظر سے شیر کا پتہ پانی اور بہادر سے بہادر کا زہرہ آب ہو جائے وہاں چند فقیر ہاتھوں میں تلواریں لیے جم غفیر بندوچوں کے سامنے ایسے جے رہے گویا زمین نے پاؤں پکڑ لیے چنانچہ آپ پر فیئیں ہوئیں۔“ (۲۸)

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ گنگوہی و نانو تو ہی نے انگریزوں کے خلاف جہاد میں حصہ لیا مناظر احسن گیلانی نے انھیں مانجھ لیا کامریض قرار دیا ہے۔

ملاحظہ کیجیے:

”اتنی بات بہر حال یقینی ہے۔ اور ان ناقابل انکار چشم دید گواہیوں کا کھلا ہوا اقتضاء ہے، کہ مالی خولیا سے زیادہ اس قسم کی افواہوں کی کوئی قیمت نہیں ہے کہ غدر کے ہنگامہ کے برپا کرانے میں دوسروں کے ساتھ سیدنا امام الکبیر اور آپ کے دینی و علمی رفقاء کے بھی ہاتھ تھے بلکہ واقعہ وہی ہے جو مصنف امام نے لکھا ہے کہ، مولانا فسادوں سے کوسوں دور تھے۔“ (۲۹)

دیوبندی انگریزوں کے ٹوکیوں نہ ہوتے آخر ان کے خضر جو انگریزوں کی صفوں میں لڑتے تھے۔ ملاحظہ کیجیے:

”انگریزوں کے مقابلہ میں جو لوگ لڑ رہے تھے، ان میں حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ اچانک ایک دن مولانا کو دیکھا گیا کہ خود بھاگے جا رہے ہیں اور کسی چودھری

۲۳: تذکرۃ الرشید ۵/۱ مکتبہ شیخ زکریا مفتی سٹریٹ سہارنپور / ادارہ اسلامیات لاہور۔

۲۵: سوانح قاسمی ۱۰۹/۲ مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

۲۶: حاشیہ سوانح قاسمی ۱۰۳/۲ مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

۲۷: مکالمۃ الصدیدین، صفحہ ۹ دارالاشاعت دیوبند و ”الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ ۸۵/۲ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔“ و ”افادات وملفوظات عبید اللہ سندھی، صفحہ ۳۱۰، ۳۰۸، ۲۹۵ سندھ ساگر اکادمی لاہور جولائی ۲۰۰۵ء۔“ مولانا عبید اللہ سندھی کے علوم وافکار، صفحہ ۱۲۲ ادارہ نشر و اشاعت گوجرانوالہ۔“ و ”شوٹائم“ کراچی اپریل ۱۹۸۵ء۔“

نام:

حافظ محمد احمد (سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند)

انگریزوں کی خدمت:

”انگریزوں کی ہر طرح سے حمایت کی اور انہیں محبت بھرے خطوط لکھے جن میں انہیں ہر ایک سلیسی کہہ کر مخاطب کیا۔“

انگریزوں کی طرف سے انعام:

”ڈھائی سو روپے ماہوار وظیفہ اور شمس العلماء کا خطاب۔“ (۲۸)

نام:

سمیع اللہ (ملوک علی نانوتوی کا شاگرد)

انگریزوں کی خدمت:

”انگریزوں کے کہنے پر جمال الدین افغانی کی تحریک

کو نقصان پہنچایا۔“

انگریزوں کی طرف سے انعام:

”سی، ایم، جی کا خطاب۔“ (۲۹)

نام:

الیاس کاندھلوی

انگریزوں کی خدمات:

”مسلمانوں کے عقائد برباد کرنے اور ان کے قلوب سے

محبت رسول نکالنے کے لئے تبلیغی جماعت قائم کی۔“

انگریزوں کی طرف سے انعام:

”بذریعہ حاجی رشید کثیر رقم۔“ (۳۰)

نام:

محبوب علی دہلوی

انگریزوں کی خدمت:

”فتویٰ دیا کہ حکومت قائمہ کے خلاف جہاد جائز نہیں۔“

انگریزوں کی طرف سے انعام:

”۱۱ گاؤں کا وثیقہ بطور جاگیر پیش کیا گیا۔“ (۳۱)

نام:

داروغہ خدا بخش

انگریزوں کی خدمت:

”جنگ آزادی میں انگریزوں کی حمایت کی اور ان کے لئے

جاسوسی کا کام کیا۔“

انگریزوں کی طرف سے انعام:

”انگریزوں نے اس صلہ میں زمین دی اور یہ شخص انگریزوں

ہی کی گولی سے مرا۔“ (۳۲)

نام:

آزاد سبحانی

انگریزوں کی خدمت:

”انگریزوں کے اشارے پر کلکتہ میں جمعیتہ العلماء

اسلام کا قیام۔“

انگریزوں کی طرف سے انعام:

”اس مقصد کے لئے پیش قرار رقم دی گئی۔“ (۳۳)

باقی رہا یہ بات کہنا کہ اعلیٰ حضرت دور اللہ مرقدہ نے مرزا

قادیانی کے دوش بدوش رسالہ ”اعلام الاعلام بان ہندوستان

۲۸: ”افادات وملفوظات عبیداللہ سندھی، صفحہ ۳۰۷ سندھ ساگر اکادمی لاہور جولائی ۲۰۰۵ء“ و ”قاسم، بابت ماہ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ مدرسہ اسلامیہ عربیہ دیوبند۔“

۲۹: حاشیہ سوانح قاسمی ۲/۱۸۱ مکتبہ رحمانیہ لاہور

۳۰: مکالمۃ الصدیرین، صفحہ ۸۸ دارالاشاعت دیوبند

۳۱: ”سوانح قاسمی ۱۰/۲ مکتبہ رحمانیہ لاہور۔“

۳۲: حاشیہ سوانح قاسمی ۲/۱۸۱ مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

۳۳: مکالمۃ الصدیرین، صفحہ ۷۷ دارالاشاعت دیوبند۔

دارالاسلام“ لکھا ہے، تو یہ بھی غلام خانیوں کا مغالطہ ہے۔ اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ کا یہ ادنیٰ غلام ابھی دلائل سے ثابت کریگا کہ قادیانیوں کیلئے راستہ کس نے ہموار کیا ہے اور یہ بھی ثابت ہو جائے گا کہ قادیانی تاریخ کا قارورہ کس سے ملتا ہے؟ ان شاء اللہ

مردود مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں گمراہ ہونے کا فتویٰ سب سے پہلے فاتح دیوبندیت مولانا غلام دغیر قصوریؒ نے دیا جسے مسرت نے دیا اور سب سے پہلا فتویٰ کفر اسی مردود مرزا نے دیا جسے دنیائے اہل سنت اعلیٰ حضرت کہتی ہے۔ لیکن دوسری طرف رشید احمد گنگوہی مرزا قادیانی کے بارے میں کہتا ہے:

”کام تو یہ شخص اچھا کر رہا ہے مگر پیر کی ضرورت ہے ورنہ گمراہی کا احتمال ہے۔“ (۳۳)

غلام احمد قادیانی کو قاسم نانوتوی جیسا پیر مل گیا جس نے رسالہ ”تخذیر الناس“ لکھ کر مرزا قادیانی کا راستہ ہموار کر دیا۔

قابض دارالعلوم دیوبند قاسم نانوتوی نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام اس نے ”تخذیر الناس“ رکھا۔ اس رسالہ میں خاتم النبیین کے مشہور و متواتر معنوں کا انکار کر کے ایک نیا عقیدہ گھڑا۔ ملاحظہ کیجئے:

”اوّل معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (درود شریف کی بجائے صلعم جیسے مہمل الفاظ لکھنا یہ دیوبندیوں کی بے ذوقی کی علامت ہے) کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ”ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین“ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ قرار دیجئے تو البتہ

خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے۔“ (۳۵)

قابض دارالعلوم قاسم نانوتوی کہنا یہ چاہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ کہ آپ ﷺ سب سے آخری نبی ہیں یہ صرف عوام کا عقیدہ ہے خواص کا نہیں۔ خواص کا عقیدہ تو یہ ہے کہ یہ آیت ”ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین“ آپ ﷺ کی مدح میں نازل ہوئی ہے اور آپ ﷺ کو آخری نبی کہنا آپ ﷺ کی مدح نہیں ہے اس لئے خاتمیت باعتبار زمانی صحیح نہیں ہے۔ یہی عقیدہ قادیانیوں کا بھی ہے۔

ملاحظہ کیجئے:

”ایک بہت بڑی غلط فہمی خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کرنے سے پیدا ہو گئی ہے..... خاتم النبیین کا لفظ حضرت نبی کریم کے لئے مقام مدح میں ہے جس سے آپ کے مرتبہ کی بلندی مقصود ہے یعنی آپ کی شان سب سے اونچی ہے ورنہ سب سے آخر میں ہونا کوئی قابل تعریف بات نہیں۔“ (۳۶)

”بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔“ (۳۷)

”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔“ (۳۸)

اب قادیانیوں کا عقیدہ ملاحظہ کیجئے:

”ایسے نبی بھی آسکتے ہیں جو رسول کریم ﷺ کے لئے بطور ظل ہوں گے..... اس قسم کے نبیوں کی آمد سے آپ کے آخر الانبیاء ہونے میں فرق نہیں آتا۔“ (۳۹)

۳۳: تذکرۃ الرشید جلد ۲/۲۸۸ مکتبہ شیخ زکریا مفتی سٹریٹ سہارنپور / ادارہ اسلامیات لاہور۔

۳۵: تحذیر الناس صفحہ ۱۳ دارالاشاعت کراچی۔

۳۶: پیغام حق صفحہ ۱۱ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔

۳۷: تحذیر الناس صفحہ ۱۸ دارالاشاعت کراچی۔

۳۸: تحذیر الناس صفحہ ۳۳ دارالاشاعت کراچی۔

۳۹: دعوت الامیر صفحہ ۲۵ مصنفہ مرزا بشیر الدین محمود مطبوعہ قادیان۔

رشید احمد گنگوہی سے کسی نے سوال پوچھا:

”لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت ﷺ سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟“

تو رشید احمد گنگوہی نے اس کا یہ جواب دیا:

”لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء علماء ربانین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ سب میں اعلیٰ ہیں لہذا دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔“ (۴۰)

”جس وقت حضرت گنگوہی کو حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کی خبر ملی ہے کئی روز تک حضرت مولانا گنگوہی کو دست آتے رہے اس قدر صدمہ اور رنج ہوا تھا۔ بظاہر یہ معلوم نہ تھا کہ اس قدر محبت حضرت کے ساتھ ہوگی۔ حضرت گنگوہی حضرت کی نسبت بار بار رحمۃ للعالمین فرماتے تھے۔“ (۴۱)

”مولانا گنگوہی نے شیخ العرب والعجم اعلیٰ حضرت حاجی صاحب قدس سرہ العزیز کو بعد وفات حضرت حاجی صاحب ممدوح یاد فرمایا تھا یعنی بار بار فرماتے تھے ہائے رحمۃ للعالمین ہائے رحمۃ للعالمین ثم الحمد للہ الحمد للہ حضرت والا میں بھی وہی شان نمایاں ہے۔“ (۴۲)

اب ذرا قادیانیوں کی تحریروں کو اپنے نام سے شائع کرانے والے، قادیانیوں کے فیض یافتہ اشرف علی تھانوی کا قصہ بھی ملاحظہ کیجیے:

”ایک دفعہ رامپور ریاست میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب جو طالب علم تھے ان کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے بیعت ہیں اس لئے ان سے اور بھی محبت ہو گئی تو اثنائے گفتگو میں معلوم ہوا کہ ان کے پاس تھانہ بھون سے دو رسالہ ”الامداد“ اور ”حسن العزیز“ بھی ماہواری آتے ہیں بندہ نے ان کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو ان مولوی صاحب طالب علم نے چند رسالہ مجھ کو دیکھنے کے واسطے دیئے

الحمد للہ جو لطف ان سے اٹھایا بیان سے باہر ہے ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو جانے کا ارادہ کیا رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھ دیا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کروٹ بدلی تو دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہو گئی اس لئے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ پڑھتا ہوں لیکن ”محمد رسول اللہ“ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ ﷺ کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور اثر نا طاقی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تذکرے میں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں ”اللہم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی“ حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی

۴۰: تالیفات رشیدیہ صفحہ ۱۰۴ | ادارہ اسلامیات لاہور۔

۴۱: الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ ۱۳۸/۱ | ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

۴۳: اشرف السوانح ۲۲۳/۳ | ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔



کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رقی خوب رویا اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

جواب: اس واقع میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ مقبوع سنت ہے۔ (۴۳)

یہ ہے بندہ ہوں کے ساتھ عقیدت رکھنے کا وبال کہ ایمان بھی سلامت نہیں رہا۔

قادیانیوں کے ایک اور ہمنوا قاری طیب قاسمی سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند کی کتاب ”آفتاب نبوت“ کی عبارت ملاحظہ کیجیے: ”حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی۔ بلکہ نبوت بخشی بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہو فرد آپ کے سامنے آگیا نبی ہو گیا۔“ (۴۵)

اس عبارت پر فاضل دیوبند عامر عثمانی کا تبصرہ ملاحظہ کیجیے: ”قادیانیوں کو اس سے یہ استدلال بھی ملا کہ روح محمدی تو بہر حال فنا نہیں ہوئی وہ آج بھی کہیں نہ کہیں موجود ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ پہلے اس نے ہزاروں انسانوں کو نبوت بخشی تو اب نہ بخشی۔“ (۴۶)

مزید لکھتا ہے: ”حضرت مہتمم صاحب نے حضور کو نبوت بخشی کہا تھا۔ مرزا صاحب نبی تراش کہہ رہے ہیں۔ حرفوں کا فرق ہے، معنی کا نہیں۔“ (۴۷)

جب یہ کتاب چھپی تھی تو ہندوستان کے مذہبی حلقوں میں ہلچل مچ گئی۔ پھر کیا ہوا عامر عثمانی ہی کی زبانی ملاحظہ کیجیے: ”ہمیں یاد ہے کہ آفتاب نبوت کے بعض مندرجات پر ہم نے بھی تجلی میں احتجاج کیا تھا۔ اب یہ کتابیں پاکستان میں کسی ناشر نے چھاپ لی ہیں اور صاحب مضمون نے ان ہی کو سامنے رکھا ہے۔ لیکن اولاً انھیں خود مہتمم صاحب کے صاحبزادے نے اپنے مکتبہ سے دیوبند

ہی میں شائع کیا تھا۔ ان پر مختلف اہل علم کی طرف سے لے دے ہوئی اور اس کے نتیجے میں شاید مہتمم صاحب اور ان کے صاحبزادے نے بھی محسوس کر لیا کہ قلم نے کچھ گڑبڑ کر دی ہے چنانچہ انھیں تقریباً دفن ہی کر دیا گیا۔ آج یہاں ڈھونڈتے پھرے ایک نسخہ بھی ہاتھ نہ آئے گا۔“ (۴۸)

عامر عثمانی کی سادگی کے تو کیا کہنے کہ آفتاب نبوت کی اس عبارت سے یہ کہہ کر جان چھڑانے کی کوشش کر رہا ہے کہ ”قلم نے کچھ گڑبڑ کر دی۔“ اب عثمانی صاحب کو یہ بات کون بتائے کہ اگر آپ نے اپنی آنکھیں بند کر رکھی ہیں تو ساری دنیا تو بیوقوف نہیں ہے کہ وہ اس عبارت کے بارے میں آپ کی یہ لچر تاویل قبول کر لیں۔ پاکستان میں کتاب ”آفتاب نبوت“ ادارہ اسلامیات نے چھاپی ہے اور یہ کتاب عام دستیاب ہے۔

ابوالحسن ندوی نے عبدالقادر راہپوری کی سوانح لکھی ہے جس میں عبدالقادر راہپوری کا ایک واقعہ لکھا ہے:

”اس زمانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے اور دعوت کا بڑا غلغلہ تھا، پنجاب میں خاص طور پر مسلمانوں کی کم بستیاں اس چرچے اور تذکرہ سے خالی تھیں، ان کی کتابیں اور رسائل مسلمانوں میں پڑھ جاتے تھے اور ان پر بحث و گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا، حضرت کے وطن کے قریب ہی بھیڑا ہے، وہاں کے ایک عالم جو حضرت کے خاندانی بزرگوں کے شاگرد بھی تھے، حکیم نور الدین مرزا صاحب کے خاص معتقدین اور معاونین میں سے تھے اور ان کی نصرت اور رفاقت کے لئے مستقل طور پر قادیان میں سکونت پذیر تھے، مرزا صاحب کے عند اللہ مقبول اور مستجاب الدعوات ہونے کا ان کے معتقدین اور حلقہ اثر میں عام چرچا تھا، حضرت صاحب نے مرزا صاحب کی تصنیفات

۴۳: رسالہ الامداد بابیت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۱ھ جلد ۳ صفحہ ۳۴ مطبع امداد المطابع تھانہ بھون۔

۴۵: آفتاب نبوت صفحہ ۸۲ ادارہ اسلامیات لاہور

۴۶: ماہنامہ تجلی تقد و نظر نمبر۔

۴۷: ماہنامہ تجلی دیوبند تقد و نظر نمبر۔

۴۸: تجلی دیوبند تقد و نظر نمبر۔

## دیوبندیوں اور قادیانیوں کی فکری و اعتقادی ہم آہنگی

### قادیانی عبارت:

”نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غیبت حس سے جو خفیف سے نشاء سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے یک دفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی، جیسی سرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے۔ پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آ گئے یعنی جناب پیغمبر خدا ﷺ و حضرت علی و حسنین و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم اجمعین اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز (غلام احمد قادیانی) کا سراپنی ران پر رکھ لیا۔“ (نور اللہ) (۵۱)

### دیوبندی عبارت:

”ایک دن جناب ولایت مآب حضرت علی رضی اللہ عنہ تَعَالٰی وَجَّہُ اور سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواب میں دیکھا۔ پس جناب علی مرتضیٰ نے آپ (سید احمد) کو اپنے دست مبارک سے غسل دیا اور آپ کے بدن کو خوب اچھی طرح شست و شو کی۔ جس طرح والدین اپنے بیٹوں کو شست و شو کرتے ہیں۔ اور جناب فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نہایت عمدہ اور نفیس قیمتی لباس اپنے ہاتھوں سے آپ کو پہنایا۔“ (نور اللہ) (۵۲)

”ایک مرتبہ فرمایا کہ اجی ہم ایک مرتبہ بیمار ہوئے ہمیں ڈر ہوا کہ مرنے جائیں اور ہمیں مرنے سے بہت ڈر لگتا ہے۔ رات کو خواب میں حضرت فاطمہ کی زیارت ہوئی انھوں نے ہمیں سینہ سے

میں کہیں پڑھا تھا کہ ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ ”عجیب کل دعائک الا فی شر کائنات“ (میں تمہاری تمام دعائیں قبول کروں گا، سوا ان دعاؤں کے جو تمہارے شرکت داروں کے بارے میں ہوں) حضرت نے مرزا صاحب کو اسی الہام اور وعدہ کا حوالہ دے کر افضل گڑھ سے خط لکھا جس میں تحریر فرمایا کہ میری آپ سے کسی طرح کی بھی شرکت نہیں ہے اس لئے آپ میری ہدایت اور شرح صدر کیلئے دعا کریں وہاں سے مولوی عبدالکریم صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا جواب ملا کہ تمہارا خط پہنچا تمہارے لئے خوب دعا کرائی گئی، تم کبھی کبھی اس کی یاد دہانی کرادیا کرو، حضرت فرماتے تھے کہ اس زمانہ میں ایک پیسہ کا کارڈ تھا، میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ایک کارڈ دعا کی درخواست کا ڈال دیتا، ایک مرتبہ فرمایا کہ مولوی احمد رضا خان صاحب نے ایک مرتبہ مرزائیوں کی کتابیں منگوائیں اس غرض سے کہ ان کی تردید کریں گے، میں نے بھی دیکھیں، قلب پر اتنا اثر ہوا کہ اس طرف میلان ہو گیا اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ سچے ہیں۔“ (۳۹)

ایک طرف تو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہ مرزائیوں کے رد کیلئے کتابیں جمع کر رہے تھے تو دوسری طرف دیوبندی ملاں عبدالقادر رائے پوری مرزا غلام احمد قادیانی سے دعائیں کر رہا تھا۔ اس کے باوجود بے شرم مدرسین جامعہ اشاعت القرآن اعلیٰ حضرت پر قادیانیوں کی ہموائی کا الزام لگا رہے ہیں۔ فی اللعجب؟؟؟  
شرم تم کو مگر نہیں آتی  
عبدالماجد ربابی اشراف علی تھانوی کے نام ایک خط میں لکھتا ہے:  
”میرادل تو قادیانیوں کی طرف سے بھی ہمیشہ تاویل ہی تلاش کرتا رہتا ہے۔“ (۵۰)

۳۹: سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری صفحہ ۵۵ مجلس نشریات اسلام کراچی۔

۵۰: حکیم الامت صفحہ ۲۵۸ الفیصل ناشران و تاجران کتب لاہور۔

۵۱: حاشیہ در حاشیہ برابرین احمدیہ مشمولہ شیطانی خزائن ۱/ ۵۹۹ سفیر ہند پریس امرتسر۔ حاشیہ ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ ۹ مشمولہ

شیطانی خزائن ۱۸/ ۲۱۳ مطبع ضیاء الاسلام قادیان۔ حاشیہ ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ ۵۵ اللہ بخش سٹیم پریس قادیان۔

۵۲: صراط مستقیم، صفحہ ۳۱۵ اسلامی اکیڈمی لاہور۔

لگایا ہم اچھے ہو گئے۔“ (نعود باللہ) (۵۳)

### قادیانی عبارت:

آنحضرت ﷺ کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے..... خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔“ (۵۴)

”غرض بروزی رنگ کی نبوت سے ختم نبوت میں فرق نہیں آتا اور نہ مہر ٹوٹتی ہے۔“ (۵۵)

”ایسے نبی بھی آسکتے ہیں جو رسول کریم ﷺ کیلئے بطور ظل ہوں..... اس قسم کے نبیوں کی آمد سے آپ کے آخر الانبیاء ہونے میں فرق نہیں آتا۔“ (۵۶)

### دیوبندی عبارت:

”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہوتا پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔“ (۵۷)

### قادیانی عبارت:

یہ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ

دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں۔“ (۵۸)

### دیوبندی عبارت:

”اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں، ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتے، جبرئیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے۔“ (۵۹)

### قادیانی عبارت:

”ان (مرزا غلام احمد قادیانی) کا چیلنج تھا کہ وہ یوم وصال تک خدا کی گود میں رہیں گے۔“ (معاذ اللہ) (۶۰)

### دیوبندی عبارت:

”مولوی صاحب (قاسم نانوتوی) نے ایام طفلی میں یہ خواب دیکھا تھا کہ گویا میں اللہ جل شانہ کی گود میں بیٹھا ہوا ہوں۔“ (معاذ اللہ) (۶۱)

### قادیانی عبارت:

”اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کیلئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔“ (۶۲)

۵۳: مجالس حکیم الامت، صفحہ ۲۸۰ دارالاشاعت کراچی۔ قصص الاکابر، صفحہ ۵۶ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔ الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ ۲۵/۸ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

۵۴: ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ ۸ مشمولہ شیطانی خزائن ۲۱۲/۱۸ مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان۔

۵۵: ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ ۱۱ مشمولہ شیطانی خزائن ۲۱۵/۱۸ مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان۔

۵۶: دعوت الامیر، صفحہ ۲۵ مطبوعہ قادیان از مرزا بشیر الدین۔

۵۷: تحذیر الناس، صفحہ ۳۲ دارالاشاعت کراچی۔

۵۸: ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ ۱۱ مشمولہ شیطانی خزائن ۲۱۵/۱۸ مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان۔

۵۹: تقویۃ الایمان، صفحہ ۲۸ مکتبہ خلیل لاہور۔ تقویۃ الایمان، صفحہ ۳۵ مطبع مرکٹائیل پرنٹنگ دہلی۔ تقویۃ الایمان، صفحہ ۲۸ دارالسلام۔

۶۰: چند قابل غور حقائق، صفحہ ۱۳ احمدیہ حقیقت پسند پارٹی کرشن نگر لاہور۔

۶۱: سوانح قاسمی ۱/۳۱ مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

۶۲: حاشیہ حقیقۃ الوحی، صفحہ ۱۰۰ مطبع میگزین قادیان۔

### دیوبندی عبارت:

”حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی۔ بلکہ نبوت بخشی بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہو فرد آپ کے سامنے آگیا نبی ہو گیا اور اس طرح نور نبوت آپ ہی سے چلا اور آپ ہی پر لوٹ کر ختم ہو گیا اور یہی شان خاتم کی ہوتی ہے۔“ (۶۳)

”میری نبوت قیامت تک کافی ہوگی، اس کے لئے آئینے آتے رہیں گے، اس میں سے وہ نور چھننا رہے گا چمکتا رہے گا، دنیا کو روشنی ملتی رہے گی نبوت کی، اس لئے ضرورت نہیں کہ نبوت کے سارے درجات میرے اوپر ختم ہو گئے تو یہاں نبوت کا یہ معنی لینا کہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا دنیا کو دھوکا دینا ہے نبوت مکمل ہو گئی، وہی کام دے گی قیامت تک نہ یہ کہ منقطع ہو گئی..... نبوت کا معنی قطع نبوت کے نہیں بلکہ کمال نبوت اور تکمیل نبوت کے ہیں آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں یعنی آپ ﷺ پر مراتب نبوت ختم ہو گئے۔“ (۶۴)

### قادیانی عبارت:

”ہر شخص ترقی کر سکتا ہے حتیٰ کہ محمد سے بھی بڑھ سکتا ہے۔“ (۶۵)

### دیوبندی عبارت:

”دلیل اس دعویٰ کی یہ ہے کہ انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔“ (۶۶)

ان عبارات سے پتا چلا کہ دیوبندی اور قادیانی دراصل ایک ہی عمارت کی دو اینٹیں ہیں۔

مدرسین جامعہ اشاعت القرآن دوسروں کی آنکھ میں تو جیکا ڈھونڈتے ہیں لیکن انھیں اپنی آنکھ کا شہتیر کیوں نہیں نظر آتا؟ ان لوگوں

کی انہی عبارات کا وبال ہے کہ جب ۱۹۷۷ء کو قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے اسمبلی میں بل پیش کیا گیا تھا تو اس پر دیوبندی ملاں غلام غوث ہزاروی اور ملاں عبدالحکیم نے دستخط نہیں کیے تھے۔ کیوں.....؟

کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ جب اسمبلی میں بل پیش ہوگا تو قادیانی تحذیر الناس کو پیش کریں گے اور ہوا بھی یہی۔ چنانچہ جب قادیانیوں کے وکیل نے تحذیر الناس کو بطور دلیل پیش کیا تو ملاں ڈیزل کے باپ مفتی محمود کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ وہاں کون بولا تھا؟ وہاں امام احمد رضا خان صاحب بریلوی نور اللہ مرقدہ کے روحانی پوتے، عالمی مبلغ اسلام شاہ عبدالحکیم صدیقی نور اللہ مرقدہ کے بیٹے مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نور اللہ مرقدہ بولے تھے۔ جن کی ایک ہی صدیقی لکھارنے قادیانیوں کے چھکے چھڑا دیئے تھے جبکہ دیوبندی ملاں مفتی محمود صم بکھ عمی فہم لایرجعون۔

نہ تم صدے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے  
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

۶۳: آفتاب نبوت، صفحہ ۸۲، ادارہ اسلامیات لاہور۔

۶۴: خطبات حکیم الاسلام ۲/۳۹، دار الاشاعت کراچی۔

۶۵: الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء۔

۶۶: تحذیر الناس، صفحہ ۷۷، دار الاشاعت کراچی۔

# نعت شریف

اُس کی دو گونہ بخشہ قسمتی میں شک نہیں  
جس موحّد کا وظیفہ ہے ثنائے مصطفیٰ

عشق و عرفان نبی جن کو ملا وہ دیدہ ور  
پائیں گے قرآن میں اک اک ادائے مصطفیٰ

اُن کی خوش بختی بیان ہوتی رہے گی حشر تک  
سامنے تھا جن کے حسن دل ربائے مصطفیٰ

طلعت رُخ اُن کی جو دیکھے وہ یا رب آنکھ دے  
قلب دے شائستہ نور و ضیائے مصطفیٰ

نعمتیں طارق ہوئیں تقسیم جب روزِ ازل  
خوش نصیبی سے ملی ہے مجھ کو ثنائے مصطفیٰ  
(ﷺ)

حق نے کل عالم بنائے ہیں برائے مصطفیٰ  
اور ہر عالم کو بخشے جلوہ ہائے مصطفیٰ

اُن سے پہلے ایک ویرانہ تھا گلزارِ حیات  
یہ بہاروں کا بنا مسکن جب آئے مصطفیٰ

اب کسی تازہ کتاب و شرع کی حاجت نہیں  
اک مکمل اور جامع دین لائے مصطفیٰ

ہے وہی نوع بشر کی عزت و عظمت کی راہ  
جلوہ گر جس راہ پر ہے نقش پائے مصطفیٰ

ہو زباں پر ہر گھڑی ایمان پرور اُن کا ذکر  
دل میں ہر لمحہ ہو یادِ جان فزائے مصطفیٰ

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

# داخلہ کا اعلان

مرکزی الجامعۃ الاشرفیہ علی مسجد گجرات میں

شعبہ تجوید و قرآن درسی نظامی دورہ حدیث میں داخلہ جاری ہے

نئے تعلیمی سال کی کلاسیں صبح 9 بجے ہفتہ 12 شوال 1432ھ / 10 ستمبر 2011ء کو شروع ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

پابندی وقت ضروری ہے۔



**شرائط داخلہ**

تجوید و قرآن اس میں داخلہ کیلئے پختہ منزل حافظ قرآن ہونا ضروری ہے۔

درسی نظامی اس میں داخلہ کیلئے مڈل پاس ذہین و تندرست ہونا ضروری ہے۔

دورہ حدیث اس میں داخلہ کیلئے ضروری ہے کہ طالب علم نے تنظیم المدارس کے

نصاب کے مطابق درجہ عالمیہ سال اول کا امتحان پاس کر لیا ہو۔  
فاضل عربی بھی قابل ہوگا۔ مگر وہ تنظیم المدارس کی اجازت کے  
ساتھ ہی تنظیم کے سالانہ امتحان میں شمولیت کر سکے گا۔

تمام شعبہ جات میں داخلہ بعد  
از ٹیسٹ میٹرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔

منجانب ابو انبیل محمد بن سید عظیمی شعبہ نشر و اشاعت الجامعۃ الاشرفیہ محلہ علی مسجد گجرات

فون نمبر: 053.3525149/3515921/0321.6209101/0333.8403147